مذہب شیعہ کی حقیقت پر جامع کتاب

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی

۷۸۶
۹۲

پیش لفظ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فی زمانہ سینکڑوں شیطان ہرکارے اپنے ہاتھوں میں عقائد باطلہ کے شرانگیز ہتھیار لیے راہِ ایمان پر راہزنی کرتے ہیں۔ ان میں بعض فتنہ پرور ایسے ہیں جو سری طور پر مسلمانوں کی متاعِ عزیز یعنی ایمان کی لازوال دولت پر حملہ کرکے مارِ آستین ثابت ہوتے ہیں جیسے دیوبندی اہلحدیث، غیر مقلدین وغیرہ اور بعض شرانگیز ایسے ہیں جو اپنے چہرے پر اسلام کا دلکش نقاب اوڑھے اعلانیہ طور پر ایمان کی راہ پر گھات لگائے بیٹھے ہیں جیسے شیعہ، رافضی، قادیانی وغیرہ
گروہِ شیعہ جب سے معرضِ وجود میں آیا ہے اس نے صحابہ کرام پر تبرا اور افترا بازی کو اپنا اولین فرض سمجھا ہوا ہے خصوصاً خلفائے راشدین کی ذواتِ مقدسہ میں تنقیص کا پہلو نکالنا گروہِ شیعہ کا شیوا ہے اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے کے باوجود ان کے تمام اقوال و افعال نہ صرف یہ کہ روحِ اسلام کے منافی ہیں بلکہ حیاسوز اور انتہائی حد تک شرمناک ہیں۔
فاضل مصنف نے پیشِ نظر کتاب میں اپنی فاضلانہ تحقیق کے ذریعے شیعت کے پُرفریب چہرے پر پڑی ہوئی نقاب کو سرکا کر اس کے مکروہ اور گھناؤنے چہرے سے عوام کو روشناس کرایا ہے جس کو جمعیت اشاعت اہلسنت اپنے سلسلۂ مفت اشاعت کی نمبر ۲۳ کڑی کے طور پر شائع کرنے کا شرف حاصل کر رہی ہے۔
عوام الناس سے گزارش ہے کہ وہ دل کی آنکھوں سے اس کتاب کا مطالعہ کریں تاکہ نہ صرف یہ کہ ان پر شیعت کے مکر و فریب کی قلعی کھل سکے بلکہ وہ اُن کے غلیظ و حیاسوز عقائد و نظریات سے آگاہ ہو کر اپنے ایمانوں کی حفاظت کر سکیں۔

سگِ وقار الدین علیہ الرحمۃ

محمد عرفان وقاری

کارکن جمعیت اشاعت اہلسنت

حوالہ جات

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
اس فرقہ کے دو نام ہیں (۱) ابدیہ (۲) ابدلشیہ شیعوں کا ایک فرقہ ایسا ہے جو حضرت علی کو خدا کہتے ہیں۔ معاذ اللہ	تذکرۃ الائمہ مطبوعہ ایران	۷۷
حضرت جبریل بھول گئے کہ وحی نبی علیہ السلام کو پہونچا دی ورنہ حکم حضرت علی کا تھا۔ اس فرقہ کا نام ہے علویہ		۷۸

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
حضرت امام اعظم کا علم حضرت امام جعفر صادق تک پہنچتا ہے۔	تذکرۃ الائمہ	۴۴
عصمنی عن الخلق الخ کذا قال علی رضی اللہ عنہ پھر تقلید کیوں۔	"	۱۲۹
حضرت امام جعفر صادق کا نانا جان حضرت صدیق پھر انہیں گالیاں کیوں۔	"	۱۲۹
مسئلہ لف حریر	"	۱۳۰
باب التزویج بغیر بینۃ	فروع کافی ج ۲	۲۳
ان العارفۃ لا توضع الا عند عارف	فروع کافی ج ۲	۱۲
انسان بلا وضو نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے۔	" ۱ "	۴۹
ممانعت جزع و فزع	" "	۹۱
تزویج ام کلثوم لعمر رضی اللہ عنہ	" ۲ "	
سیاہ لباس جہنمیوں کا ہے۔	" ۲ "	۲۰۵
تھوک سے ذکر دھونا	" ۱ "	۷
حضرت عمر کے وصال کے بعد حضرت علی اپنی بیٹی ام کلثوم کو اپنے گھر لے گئے	" ۲ "	۱۱۶
قال علیہ السلام ما بین منبری و بیتی روضۃ من ریاض الجنۃ	" ج ۲	۳۱۶

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
ذبح خفیف سے دمُونہیں جاتا بلکہ موت عظیم چاہیے۔	فروع کافی " ج ۱	۱۳
حوا آدم سے پیدا ہوئی۔	" ج ۲	۷
خنزیر کے بالوں کی رسی ڈول میں ڈال کر کنویں سے پانی الخ	" ج ۱	۳
غلام اور مشرک اور آزاد ایک عورت سے جماع کریں تو قرعہ اندازی کرو جب بچہ پیدا ہو۔	" " ۲	۵۵
حضور علیہ السلام نے حضرت علی کو روکا کہ فلاں وقت جماع نہ کرنا	" "	۵۸
سنی کا پس خوردہ پانی ولد الزنا اور یہودی و نصرانی سے بدتر	" ج ۱	۴
کتاب العقیقہ میں چار انبات کا ثبوت	" ج ۲	۵۲
کتاب النکاح سے " " "	" " "	۲۰
تمام محرمات حلال	" " "	۸۰
حلف بغیر اسم اللہ ناجائز	" " "	۳۷۱
داڑھی بقدر قبضہ لازم اور مونچھیں کٹوانا لازم	" " "	۲۱۵
حضور علیہ السلام کی ازواج مطہرات اہل بیت ہیں۔	ترجمہ مقبول لاہور	۶۹۹
امام حسینؑ نے نہ اپنی ماں نہ کسی دوسری عورت کا دودھ پیا بلکہ حضور علیہ السلام کی انگلی مبارک چوستے تھے الخ	"	۱۰۴
بہتر اصحاب خصوصاً اصحاب ثلاثہ	۱۱۹ ، ۱۳۴ ، ۱۰۲۱ ، ۱۹۰ ، ۱۹۸ ، ۲۷۲ ، ۶۷۶ ، ۸۴۳ ، ۵۷۶	

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
تحریف قرآن اور اس کے چند نمونے (لاتعداد میں صرف چند حوالہ جات دیئے جاتے ہیں) ۱۶۲/۱۶۵ ، ۲۰۶/۲۰۷ ، ۲۹۰/۲۹۶ ، ۳۵۶/۳۹۶	ترجمہ مقبول:- ۴۰۴/۴۰۷ ، ۱۰۳/۱۰۸ ، ۱۲۴/۱۲۹ ، ۱۶۱/۱۷۰ ، ۲۷/۴۲ ، ۸۱/۸۶ ، ۶۷۳/۹۸۶ ، ۶۳۷/۱۷۴ ، ۱۱۸/۱۹۰ ، ۱۲۴/۲۰۶ ، ۱۲۵/۲۲۴ ، ۱۲۹/۱۰۲۷ ، ۴۱۲/۴۴۲ ، ۴۷۹/۴۹۶	
جہان کا خمیر وہاں دفن (اس سے صدیق و عمر کے فضائل کا اندازہ)	"	۶۲۷
امام مہدی کے ظہور پر صرف لا الٰہ الا اللہ کا چرچا۔	"	۱۱۹
تمام انبیاء رجعت کر کے امام مہدی کی مدد کریں گے۔	"	۱۱۸
بدر والے ملائکہ تا حال موجود ہیں۔ (زمین پر) صاحب الامر کی امداد کریں گے۔	"	۱۲۸
اللہ سب کو ازل سے جانتا ہے۔	"	۱۲۳
یستبشرون بنعمۃ اللہ الخ سے شیعہ مراد ہے۔	"	۱۴۲
لفظ بنات عام ہے۔ بیٹیاں ہوں یا کوئی اور	"	۱۵۹
انسان صرف شیعہ ہیں۔ باقی نسناس ہیں۔	"	۱۷۱
حضور علیہ السلام کی بددعا سے ایک بڑا آدمی مع کنبہ جل گیا۔	"	۲۳۲
یہودی نصرانی عورت سے متعہ کا جواز	"	۲۱۳
حضرت مدین بن ابراہیم (غیر معروف ہونا اولاد ہونے کے منافی ہے)		۳۲۰
ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے تین برس بڑے تھے۔ انت منی بمنزلہ ہارون الخ جواب	"	۳۳۴
حضور نبی اکرم نے فرمایا کہ "میرے اور سوائے اولادِ علی کے کسی کے لیے جائز نہیں کہ میری مسجد میں عورتوں سے مقاربت کرے یا جنب حالت میں شب باشش ہو۔	"	۴۳۴

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
مسئلۂ تولاّ	ترجمہ مقبول ″	٢٢٩
مسئلۂ بدا	″	٢٥٣
صدیق اکبر کی افضلیت اعمال سے بلکہ اخلاص و عقیدت سے ہے۔	مجالس المومنین	٨٨
صدیق اکبر کا ہجرت میں ساتھ جانا بفرمان خداوندی تھا۔	″	٢١٣
نبی کی دختر عثمان کو اور علی کی دختر عمر کو نکاح میں دی گئی ۔۔۔۔ ام کلثوم ۔۔۔۔	″	٨٧
محمد بن حنفیہ پسر علیؓ ٢٩ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ لیکن شیعہ کہتے ہیں۔ کہ وہ کوہ رضوی میں زندہ ہیں۔	″	١١٥
حضرت حسن کثیر الطلاق واقع ہوئے۔	″	٥٧
لایجوز آمین فی آخر الحمد و قیل ھو مکروہ الخ	المدارک	١٨٠
شیعوں کی موجودہ اذان کی تردید	″	١٩٣ ١٩٦
بی بی فاطمہ نے اپنی بہن کا جنازہ پڑھا دختران نبی	الاستبصار	٢٧٥
عاریۃ الفرج لاباس بہ	″	٥٣٥
حرمت متعہ کی احادیث عقلیہ پر محمول نہیں۔	″	٥٣٨
متعہ کی اجازت قرآن مجید میں نازل ہوئی اور سنت رسول خدا کے ذریعہ سے اس کا اجراء ہوا۔	ترجمہ مقبول	١٤١
پیشاب کر کے تین دفعہ ذکر کو پکڑے پھر اگر ساق تک پانی بہتا چلا جاوے تو کوئی پرواہ نہیں۔	″	٢٠
امام جعفر سے پوچھا گیا کہ استنجاء کیلئے کتنا پانی چاہیئے۔ آپ		

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
نے فرمایا کہ ذکر کے سوراخ کی تری سے دو گنا۔	الاستبصار	٢٠
عورت وراثت کی حقدار نہیں پھر فدک کی لڑائی کیوں۔	″	٧٦٩
ابواب المتعہ	″	٥٣٧
نسخ المتعہ	″	٥٣٨
متعہ صرف شہوت رانی ہے۔	″	٥٤٢
واطت کے مسائل	″	٦٠٦
موجودہ قرآن شیعہ کے قرآن کے مطابق نہیں۔	صافی	١٣۔١٢
حضور علیہ السلام کے وصال پر ملائکہ اور مہاجرین و		
انصار نے جنازہ پڑھا۔	″	٤٠٢
ولقد عھدنا الخ تحریف قرآن	″	٣/٨ ٤٠٣
بی بی حوا بائیں پسلی سے پیدا۔	″	١٠٣
خلافت صدیق کے بعد خلافت عمر کا اعتراف	″	٥٠٢
شرمگاہ زن سے کھیلنا اور بوسہ دینا۔	حلیۃ المتقین تہران	٤١
جو تنہا سفر کرے وہ لعنتی ہے۔	″	١٧٨
نیا کپڑا پہنے تو " لا الہ الا اللہ محمد رسول " یہ کلمہ شیعہ عقیقہ کا گوشت لڑکے کے ماں باپ کو نہ کھانا چاہیے بلکہ اس	″	٧
کفر میں جو بھی ماں باپ رشتہ دار رہتے ہوں سب کا برابر حصہ ہے۔	″	٥١

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
مذی و ذی سے وضو نہیں ٹوٹتا اگرچہ بہہ کر پاؤں تک پہنچ جائے	فروع کافی ج ا	۱۳
وطی فی الدبر اور مشت زنی جائز	" " ۲ "	۱۵ / ۴۹
پاخانہ کی رُدی کا واقعہ	من لایحضرہ الفقیہ قلمی	۱۶
اذان کی صورت اہلسنت کے مطابق	"	۶۷
خنزیر کے چمڑے سے ڈول بنا کر پانی کھینچنا جائز ہے۔	"	۷
جزع و فزع سے ممانعت	"	۸۸
بغیر وضو کے نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔	"	۱۰۱
حیض والی عورت نماز جنازہ پڑھ سکتی ہے۔	"	۱۰۲
تھوک سے استنجاہ جائز ہے۔	"	۳۹
مرتے وقت منہ سے یا آنکھ سے منی نکلتی ہے۔	"	۸۱
جس کپڑے کو شراب اور خنزیر کی چربی لگ جائے اس کپڑے پر نماز جائز ہے۔	"	۴۱
جس کپڑے کو عمامہ یا ٹوپی کو جراب کو منی یا پیشاب لگ جائے جائز ہے۔	"	۴۱
پیشاب خانہ میں جو کپڑا گرے وہ پاک ہے۔	"	۳۵
نجس پرنالہ کا پانی پاک ہے۔	"	۵
جو شخص سنی کے پیچھے نماز پڑھے گویا اس نے رسول اللہ صلی		

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔	من لایحضرہ "	۲۱۲
زیارت قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث	"	۵۰۳
ما بین قبری و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ (اس سے صدیق و عمر کی شان معلوم ہوئی)	"	۵۰۴
قبر حسین علیہ السلام کے متعلق مذکور حدیث اور اس کے حرام کا احاطہ ۵ میل بھی بہشت۔	"	۵۰۹
ابوبکر جدی و ولدنی الصدیق مرتین کذا الامام جعفر رضی اللہ عنہ۔	احقاق حق نور اللہ شوشتری	۵
امام اعظم امام جعفر صادق کے شاگرد ہیں۔	"	۲۰۰
عمر بن عبد العزیز نے فدک بنو ہاشم یا اولاد فاطمہ کو واپس دیا	"	۲۲۵
حضور علیہ السلام نے فرمایا میرے خلافت تیس سال ہوگی۔	"	۲۶۵
حضور علیہ السلام کی دختران کا انکار اور خلفاء پر الزامات	ضمیمہ مقبول لاہور	۴۴
حضرت علی نے حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھی۔	"	۴۱۵
عمر سراج اهل الجنۃ ولو نزل العذاب مانجی الاعمر السکینۃ تنطق علی لسان عمر لو لم بعث لبعث عمر۔	احتجاج طبرسی مطبع نجف	۲۴۷

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
فالصدیق ھو فوق الصحابۃ لسبب سبق لاسلام الاتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ الماذھب بہ لیلۃ الغار ولما علم انہ یکون الخلیفۃ ۔	احتجاج طبرسی مطبع نجف	۲۵۷
اللہ (ای الصدیق) الخلیفۃ من بعدہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امتہ ۔ ان الخلافۃ من بعدی ثلثون سنۃ موقوفۃ (الاربعہ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ تعالٰی عنھم	〃	۲۶۰
حتی لم یبق من المھاجرین والانصار الاصلی علیہ اس سے حضور علیہ السلام پر صحابہ کرام کا نماز جنازہ ادا کرنے کا ثبوت ملا۔	〃	۵۲
واما اھل السنۃ فالمتمسکون بما سنہ اللہ و رسولہ ۔ اہلسنت کی حقانیت کا ثبوت ۔	〃	۹۰
اختلاف اصحابی لکم رحمۃ (صحابہ کرام کی جنگوں کا جواب)	〃	۱۹۴
بیعت کیلئے حضرت علی کے گھر گھس جانا اور ان کے گلے میں کالی رسی ڈالنا ۔ اور بی بی فاطمہ کی توہین ۔ معاذ اللہ	〃	۵۳

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
ان القرآن الذی بین اظھرنا لیس بتمامہ کما انزل علی محمد بل ھو خلاف ما انزل واما اعتقاد مشائخنا کان یعتقدون التحولف والنقصان فی القرآن الخ ۔	صافی	۱۲-۱۳
جماع در فرج محارم بالف حسد یہ جائز است ۔	ذخیرۃ المعاد	۷۹
جماع در رمضان شریف برائے مسافر مکروہ است ۔	طبع تہران	۴۳۵
اثنا عشرۃ فی النار ۔ (گویا اشارہ ہو گیا شیعوں کے جہنمی ہونے کا کیوں کہ یہ اپنے آپ کو اثنا عشری کہتے ہیں ۔	احتجاج طبرسی مطبع مرتضویہ نجف	۱۴۱
ان ابا بکر افضل من علی ومن جمیع اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھو ثانی ۔	〃	
مع رسول اللہ ای ثانی اثنین الخ آخر صلوۃ قبل وصال نبوی وھو صدیق ھذہ الامۃ الخ	احتجاج طبرسی	۲۰۵/۲۰۶
ثم تام الصلوۃ وحضر المسجد وصلی (ای علی رض) خلف ابی بکر ۔	〃	۶۰
اللہ تعالٰی نے جبریل کو بھیج کر فرمایا کہ میں ابوبکر سے راضی ہوں ۔ ابو جعفر نے فرمایا لست بمنکر فضل ابی بکر الخ	〃	۲۴۷
حضرت علی نے صدیق کی بیعت کی ۔	〃	۵۴

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
حضور علیہ السلام نے عرش پر لکھا دیکھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر صدیق۔	″	۸۳
مصحف فاطمہ ستر گز لمبا تھا۔	″	۲۰۳
انی مثلی ابی بکر و عمر فی الارض کمثل جبریل و میکائیل فی السماء۔		۲۴۷
شیعوں نے حضرت زبیر پر لعنت کی۔	اصول کافی	۱۷۱
حضرت علی کے سوا قرآن کریم کسی نے جمع نہیں کیا اگر کوئی دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے۔ الخ	اصول کافی مطبع لکھنوی	۱۱۳
قرآن ستر گز تھا۔ جواب موجود نہیں اور مصحف فاطمہ بھی جو موجودہ قرآن سے تین حصہ زائد ہے۔	″	۱۱۸
شیعوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔	″	۱۲۹
لا دین لمن لا تقیۃ لہ الخ التقیۃ من دین اللہ باب التقیۃ	″	۴۱۷
التقیۃ من دینی ومن دین آبائی الخ قال جعفر الصادق	″	۴۱۹
چھار نبات کا ثبوت۔	″	۲۳۸
امام جعفر نے فرمایا اگر مجھے صرف تین خالص شیعہ مل جاتے تو میں اپنی حدیث نہ چھپاتا (اس سے معلوم ہوا کہ شیعہ حقیقی منافق اور اہلبیت کے دشمن ہیں۔)		۲۴۵

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز جنازہ ادا کرنا (صحابہ کرام کا بہترین جواب)	اصول کافی مطبع لکھنوی ″	۲۴۵
تحریف قرآن کے نمونے۔	۲۲۵/۲۲۴ ″	۲۲۳/۲۲۵
امام جعفر سے کوئی مسئلہ پوچھتا تو کسی کو کچھ جواب دیتے اور کسی کو کچھ۔	اصول کافی	۳۳
باب البداء۔ (ہر نبی علیہ السلام اس بدا کا مکلف رہا)	″	۷۲
امام جعفر صادق پر جھوٹی پیشین گوئی کا الزام۔	″	۵۹۱
شیعہ کو مذہب کا چھپانا عزت اور ظاہر کرنا ذلت	″	۴۲۰
انبیاء علیہم السلام کی وراثت علمی ہوتی ہے نہ کہ دراہم و دنانیر۔	″	۱۷-۱۶
شیعوں کا خدا بولا اور صرف تیس سالہ ہے۔ (معاذ اللہ)	″	۴۹
حضور علیہ السلام کا ارشاد کہ بدعات کے ظہور کے وقت عالم کو اپنا علم ظاہر واجب ورنہ لعنتی (اس حکم کے بعد خلفاء ثلاثہ کی خلافت حق ورنہ حضرت علی اور دوسرے حضرات اہلبیت پر اور حضرت مہدی پر یہ فتویٰ لاگو ہوگا۔	″	۲۷
آئمہ کو ہر ایک کے ایمان کی حقیقت اور نفاق معلوم ہوتا ہے (جب آئمہ کا یہ حال ہے تو پھر نبی علیہ السلام		

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
کو بھی خلفاء ثلاثہ کا علم تھا کہ یقیناً مومن تھے۔	اصول کافی	۲۳۷ / ۱۱۰
ان الائمۃ لم یفعلوا شیئاً الا بعہد من اللہ وامر منہ لا یتجاوزونہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علی اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا۔	〃	۱۴۰
امام جعفر کی تصدیق کہ صحابہ کرام کی تمام روایات صحیح ہیں۔	〃	۳۳
حضرت آدم علیہ السلام میں کفر کے اصول پائے گئے معاذ اللہ	〃	۴۴۷
واقعہ خلافت صدیق اور مولیٰ علی کی کمزوری کا بیان۔	جلاء العیون تہران	۱۴۵
امام حسینؓ کو مکہ سے کوفہ میں شیعوں نے دعوت دی۔	〃	۲۵۶
امام حسین کو شہید کرنے والے شیعہ تھے۔	〃	۲۵۷
شیعوں کا قرآن امام مہدی کے پاس ہے وہ خود ساتھ لائیں گے	〃	۱۴۲
امام زین العابدین نے یزید کی بیعت کی۔	〃	۵۰۰
امام جعفر برادر امام عسکری کو شیعوں نے کذاب اور شرابی لکھا۔		۵۷۶ ۵۷۷
پہلا ماتمی یزید ہے۔	جلاء العیون	۴۴۱
حضرت علی نے حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھی۔	〃	۱۵۰
کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ شیعہ کا کلمہ غلط۔	〃	۲۴۲

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
یزید کے گھر تین دن ماتم رہا۔	جلاء العیون	۴۴۵
امام حسنؓ نے فرمایا۔ امیر معاویہ شیعوں سے بہتر ہیں اس لیے کہ شیعہ امام کو لوٹنے اور قتل کا ارادہ رکھتے ہیں	〃	۲۶۱
امام حسینؓ کی ولادت مکروہ طریقہ سے۔	〃	۲۸۰
حضرت علیؓ کے صاحبزادوں کا نام ابوبکر عمر و عثمان تھا۔	〃	۴۰۲
حضور علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی کا نکاح عثمان سے کیا	〃	۴۱۸
اہل کوفہ نے ماتم کیا اور منہ پر طمانچے مارے اور کپڑے سیاہ پہنے اور مرثیہ جات پڑھے۔ بی بی ام کلثوم بنت فاطمہ نے انہیں لعن و طعن کیا۔	〃	۴۲۶
حضور علیہ السلام کی وصیت کہ مجھ پر گریہ نوحہ و شق الجیوب نہ کرنا۔	〃	۷۵
حضور علیہ السلام نے ایسے ہی بی بی فاطمہ کو فرمایا۔	〃	۶۵
بی بی فاطمہ حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں۔	〃	۱۵۵
بی بی فاطمہ ام کلثوم کو لے کر علی سے ناراض ہو کر چلی گئیں۔	〃	۱۵۱
بی بی فاطمہ کے وصال کے بعد ام کلثوم حضور علیہ السلام کے روضہ پر۔	〃	۱۵۷

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ ما بین مسجد و قبری روضۃ من ریاض الجنۃ	جلاء العیون	۱۵۸
صحیح قول یہ ہے۔ کہ بی بی فاطمہ اپنے گھر میں مدفون ہوئیں	//	۱۵۸
اذان میں علی ولی اللہ الخ کہنا بدعت اور حرام ہے۔	ذخیرۃ المعاد مجلسی چھپا ہوا گل بہار ایران	۳۶۷
محبان علی کو تر پی کر اور جنت کے میوے کھا کر مرتے ہیں اور بہشت میں صدیقوں کے ساتھ ہونگے (واہ واہ)	//	۱۸۶
تقیہ تمام عبادات یہاں تک کہ نماز روزہ زکوۃ وجہاد سے افضل ہے۔	آثار حیدری ترجمہ تفسیر امام عسکری [illegible]	۲۸۹
حضرت عباس نے ابوبکر کی بیعت کی۔	//	۳۱۳
حضرت آدم سے خطا ہوئی اور پنجتن کے وسیلہ سے معاف ہوئی		۱۹۳
ھذہ الشجرۃ سے علم محمد و آل محمد مراد ہے۔	آثار حیدری	۱۹۴ / ۱۹۵
آدم علیہ السلام دھوکہ کھا گئے۔	//	۱۹۶
تقیہ کرکے منافق کے پیچھے نماز پڑھنے سے سات سو نمازوں کا ثواب اور ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمین کے فرشتے رحمت بھیجتے رہے۔	//	۵۱۶
حضرت علی ہر خطا سے معصوم	//	۱۲۴
حضرت بلال کو حضرت ابوبکر نے آزاد کرایا۔	//	۵۴۷

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
تقیہ کے عوض اعلیٰ علیین میں جگہ ملی۔	آثار حیدری	۳۲۱
خیر الناس بعد رسول اللہ ابوبکر	//	۳۱۹
یا ساریۃ الجبل (قول حضرت عمر)	//	۲۹۳
شب ہجرت کا واقعہ اور ابوبکر کی رفاقت	//	۴۰۱
محبان علی ملائکہ سے بہتر (افضل)	//	۴۰۱
ابوبکر جاں نثار رسول۔ بہترین واقعہ۔	//	۴۰۳
ہر نماز کے بعد صحابہ کرام پر (گالی دینا)	عین الحیوۃ تہران	۶۱۲
امام جعفر کا فرمان کہ شیعہ وہ ہے۔ کہ اطاعت الٰہی و ائمہ کا پابند ہو۔	//	۱۵۱
کوفہ دار السلام ہے۔	//	۱۵۸
مال غنیمت بعد حضور علیہ السلام ان کا خلیفہ مصالح پر خرچ کرسکتا ہے۔ اس کے سوا کسی اور کو جائز نہیں (مسئلہ فدک کا حل)	خلاصۃ المنہج مطبوعہ تہران ج۔ ذوم	۱۷۵
آنا نے خطبہ تمام منافقوں کو نکالنا (معاذ اللہ اگر اصحاب وغیرہ منافق ہوتے تو وہ بھی نکالے جاتے۔	//	۲۵۷
قصبہ تعلبہ مکمل طور // // //	//	۲۴۶
موسیٰ علیہ السلام کو فرشتوں نے جزع فزع سے منع کیا اور صبر کی تلقین کی۔	//	۱۴۴

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
امام مہدی بدعات کو مٹا کر قرآن و سنت قائم کریں گے۔	مجمع ملیارف دینیہ اشتعرف	۱
دابۃ الارض سے مراد حضرت علی ہیں۔	″	۷۱
فرمان نبی فرمان حق ہے۔	″	۷۲
سب الشیخین یعنی ابوبکر و عمر (معاذ اللہ)	″	۲۱۵
موجود قرآن شیعہ کے قرآن کے مخالف ہے۔	کتاب الروضۃ الکلینی قلمی	۷۶
خطبہ امیر المؤمنین قال قد عملت الولاۃ قبلی اعمالا الخ خلافت کا ثبوت۔	″	۳۲
الا ان عثمان وشیعتہ ھم الفائزون	″	۱۴۸
ارتداد صحابہ کا بیان سوائے تین صحابہ کرام کے (اس سے حضرت علی بھی نہیں بچ سکتے۔	″	۱۱۸
منافقین شیعہ ہیں۔ اسی طرح ائمہ معصومین نے فرمایا۔	″	۱۱۱
امام زین العابدین نے یزید کی بیعت کا اقرار کیا۔	″	۱۱۴
حضور علیہ السلام کے ساتھ غار میں صدیق اکبر تھے۔	″	۱۲۶
امام جعفر فرماتے ہیں۔ کہ شیعوں کا رافضی اللہ نے نام رکھا ہے۔	″	۱۹
خود کہتے ہیں۔ کہ ابراہیم علیہ السلام کے والد آزر تھے۔	″	۱۷۳
ابوبکر صدیق ہے۔ (امام جعفر کا نانا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	کشف غمہ زدلی الخ	۱۰۵ / ۲۰۵ / ۲۲۲

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
حضرت علی کا عقد نکاح اور شیخین کے تعلقات	″	۱۰۷
امام جعفر اور صدیق کا رشتہ	″	۲۱۱ / ۲۲۰
حضرت علی نے حضرت ابوبکر کی بیعت کی۔	″	۱۴۳
نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق جس نے ان کی صداقت نہ مانی اس کا کوئی عمل قبول نہیں نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں	″	۲۲۰
عمر بن عبدالعزیز نے فدک امام باقر کو واپس کر دیا۔	″	۱۴۷
اصلش پیغمبری است و فرعش امامت است۔ اما پیغمبری پس از محمد است و امامت علی است۔ اس سے معلوم ہوا کہ امامت کا مسئلہ فرعی ہے نہ اصلی۔	حیات القلوب مطبع تہرانی ج ۲	۵
آدم علیہ السلام نے عرش پر دیکھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ	″	۹
جب امام مہدی ظاہر ہوں گے تو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو قبر سے نکال کر سزا دیں گے۔ (معاذ اللہ)	″	۶۱۱
غار میں صدیق اکبر کو ساتھ لے جانے کا حکم ربانی تھا۔	″	۳۴۱
حضور علیہ السلام کی بی بی فاطمہ کو جزع و فزع سے ممانعت کی وصیت۔	″	۶۵۷
ثلثۃ یکذبون علی رسول اللہ ابوھریرۃ انس الخ	خصائل شیخ صدوق ج ۲	۱۲۶

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
المؤمن اعظم حرمۃ من کعبۃ اللہ الخ	خصائل شیخ	۱۷
شیعوں کا حشر مرسلین و صدیقین وغیرہ کیساتھ سبحان اللہ واہ واہ	حیات القلوب	۳۲
حضور علیہ السلام نے فرمایا میرے بعد خلفہ ثلاثہ ہونگے ۔	//	۱۴۷
شیعہ کے جماع کرتے وقت اس کی عورت کے رحم میں فرشتہ نطفہ ڈالتا ہے ۔	//	۱۴۸
شیعوں کے گناہ فرشتے مٹاتے رہتے ہیں ۔	//	۱۴۹
حضور علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ تمام امت اتباع علی کرے ۔ لیکن قبول نہ ہوئی		
ہر زمانہ میں امام کا ہونا ضروری اور شیعہ کے نزدیک گو ہے	//	۳
مرتبہ امامت نبوت سے بالاتر ہے ۔ اور امام کا حقیقی تصرف	//	۶
فرق نبی و امام میں کوئی نہیں صرف لفظی فرق (مرزا قادیانی بھی یہی کہتا ہے ۔)	//	۴
امام علی رضا نے فرمایا شیعہ اکثر مرتد اور بے دین ہیں ۔ سوائے چند ایک کے ۔	مجمع المعارف مرتضیٰ المتقین تہران	۷
حضرت لوط علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے ۔	خلاصۃ المنہج	۱۲۰
لواطت کے فاعل و مفعول کو قتل کیا جائے ۔	//	۱۲۱
[illegible] قبیح ترین افعال است	// ج ۳	۸۸

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
دختران خود را تحت ایت	خلاصۃ المنہج ج ۴	۳۱۸
حضرت آدم علیہ السلام کی خاتم پر تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (کلمہ شیعہ کا رد)	حیات القلوب تہران ج ۱	۳۱
سبب نبوت یوسف علیہ السلام (معاذ اللہ)	//	۱۸۵
ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے پہلے فوت ہوئے (بمنزلۃ ہارون والی حدیث کا جواب ۔	//	۳۰۰
حضرت آدم علیہ السلام و حوا بی بی فاطمہ و علی پر حسد کرنے کی وجہ سے بہشت سے نکالے گئے ۔	//	۵۰
آدم نافرمانی کردہ گمراہ شد	//	۳۴۱
حوا آدم سے پیدا ہوئی ۔	//	۲۴
بعد از رسول اصحاب مرتد شدند مگر سہ نفرا الخ	// ج	۶۷۶
از حضرت صادق حدیث کردہ اند چوں گریبان علی را گرفتند برائے بیعت ابوبکر الخ	// ج ۲	۷۰۳
پہلے حضرت علی نے حضور علیہ السلام کی نماز جنازہ پڑھی پھر باقی صحابہ کرام نے دس دس آدمی ملکر نماز پڑھی ۔	//	۶۹۷
حضرت خدیجہ کے بطن سے بنات	//	۵۸۸ / ۳۳۳
حضرت علی و سائر ائمہ حضرات انبیاء سے افضل ہیں ۔		

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (کلمہ شیعہ کا رد)	حیات القلوب	۳/۳۹
ھل ارکم علی اھل بیت کفتند بر ودا ورا بیارود کلثوم نما در را بیارد	المنہج	۴۹۳
سلمان اہل سے ہیں۔	اُصول کافی	۲۵۴
ان العلماء ھم آل محمد	بصائر	۳
ولد لرسول اللہ من خدیجۃ القاسم و الطاھر وام کلثوم ورقیہ وفاطمۃ وزینب فتزوج علی من فاطمۃ وتزوج ابو العاص بن ربیعۃ زینبا الخ	قرب الاسناد	۸
یہی حدیث مذکورہ	کتاب فضائل لابن بابویہ ج ۲	۳۸
حضرت فاطمہ نے اپنی ہمشیر زینب پر نماز جنازہ پڑھی۔	الاستبصار ج ۱	۲۴۵
اللھم صل علی رقیۃ بنت نبیک والعن من اذی نبیک فیھا الخ	تہذیب الاحکام	۲۸۴

حضور کی چار لڑکیوں کا [illegible] ابن شہر آشوب ج ۱ ص ۱۱ انوار نعمانیہ ص ۵۵ حیات القلوب ج ۲ ص ۴۱۹ حیات القلوب ۳۳۳

ماتم و نوحے کی ممانعت۔ تفسیر [illegible] واحادیث شیعہ سے۔ فروع کافی ص ۲۲۸ ج ۲ تفسیر قمی ص ۳۳۵ جلاء العیون فارسی ص ۵۸۔ قرب الاسناد ص ۱۶۳۔

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
امام باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ سب مہاجر و انصار و فرشتے		

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
وغیرہ۔ نے حضور کی نماز جنازہ پڑھی۔	الصافی شرح اصول کافی ج ۳	۱۷۴
ملاں باقر مجلسی نے اسی طرح کہا۔	جلاء العیون	۷۴
قال باقر علیہ السلام من اطعنا فھو منا اھل البیت قال منکم قال منا۔	تفسیر صافی	۲۸۱
عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ تعالی ثم لیقضوا تفثھم قال قص الشوارب والاظفار	من لا یحضرہ الفقیہ	۲۰۳
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یطولن احدکم شاربہ فان الشیطان یتخذہ مخبا یستتر بہ	فروع کافی ج ۲	۵۳
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حفوا الشوارب واعفوا اللحی۔	من لا یحضرہ الفقیہ	۲۴
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یطولن احدکم شاربہ فان الشیطان یتخذہ مخبا یستتر بہ۔	″	۴۳
حضرت امام جعفر صادق کے نزدیک مونچھیں [illegible] کا فائدہ۔		
عن ابی عبد اللہ الصادق قال تقلیم الاظفار واخذ الشارب من الجمعۃ الی الجمعۃ امان من الجذام	کتاب [illegible] الخصال	۱۸۴

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
عدہ ابن تھمش قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام علمنی دعاء استنزل بہ الرزق قال لی خذ من شاربک واظفارک ولیکن ذالک فی یوم الجمعۃ۔	خصائل لابن بابویہ ج ۲	۳۰
وامیر المومنین فرمود کہ در ہر جمعہ شارب گرفتن امان میدہد از خورہ	حلیۃ المتقین	۱۰۲
حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مونچھیں لمبی رکھنے والا امت مصطفیٰ سے نہیں ہے۔ ودر حدیث دیگر فرمود کہ شارب را از تہ نگیرید وریش را بلند بگزارید وبہ یہودان وگبران خود را شبیہ مگردانید وفرمود کہ از ما نیست ہر کہ شارب خود را نگیرد۔	"	۶۰
سنت سمجھ کر داڑھی رکھنے والے کے قریب شیطان پھٹک نہیں سکتا۔	من لایحضرہ الفقیہ	۲۴
مرد و عورت کے درمیان امتیاز داڑھی ہے۔	خصائل ابن بابویہ ج ۲	۹۸
داڑھی منڈانے والے اور مونچھیں بڑھانے والے مسخ کئے گئے	اصول کافی	۲۱۷
امام جعفر صادق نے فرمایا عقل مند اور بے عقل کی پہچان داڑھی ہے۔	خصائل لابن بابویہ	۵۱

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
مونچھیں بڑھانے اور داڑھی منڈانے والے پر حضرت علی نے لعنت کی۔	خصائل لابن بابویہ ۲	۱۴۲
عمامہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شیعہ احادیث سے	فروع کافی ج ۲	۳۹
حضرت باقر علیہ السلام کا فیصلہ کہ جبریل علیہ السلام کا سفید نوری عمامہ۔	فروع کافی ج ۲	۳۹
عمامہ کے متعلق حضرت امام صادق علیہ السلام کا فیصلہ	"	۳۹
شیعہ کتب سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاتلین کفار مکہ کے ننگے سروں پر مٹی ڈالی۔	ابن شہر آشوب ج اول	۹۹
شیعہ احادیث سے لباس نبوت وامامت	حلیۃ المتقین	۵
سفید لباس مصطفیٰ علیہ السلام کے نزدیک اچھا ہے۔	فروع کافی ج ۲	۳۲
حضرت علی المرتضیٰ کی زبانی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیاہ لباس کی مذمت کی	عیون الاخبار ص ۲۳۲ حلیۃ المتقین ص ۸ من لایحضرہ الفقیہ ص ۵۱ تحفۃ العوام جلد دوئم ص ۱۹۱	
احرام اور کفن سیاہ کپڑے میں جائز نہیں۔	من لایحضرہ الفقیہ	۱۸۱
سیاہ لباس کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا مذہب۔ حلیۃ المتقین ص ۶-۵-۹ تحفۃ العوام ج ۲ ص ۲۹۱ من لایحضرہ الفقیہ ص ۵۱	کتاب العلل والشرائع ج ۲	۱۲۲
شیعہ کتب سے قیامت کے سیاہ جھنڈے والوں کا حال	حیات القلوب	۳۱۵

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
سیاہ لباس پہننے سے حضرت عباس کی اولاد سے امامت جاتی رہی۔	کتاب العلل	۱۲۳
علی کے معنی کی تحقیق شیعہ تفسیر سے۔ تفسیر صافی ص۵۰۹ تفسیر مجمع البیان ص۲۷ ج۱۰ و ص۴۹۵ تفسیر المنہج ص۲۸۲ و	تفسیر جوامع الجامع قرآن ترجمہ مقبول	۴۹۵ ۱۱۴۰ ۱۱۴۸
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فیصلہ کمبل کے متعلق شیعہ حدیث سے۔	فروع کافی ج۲	۴۴
شیعہ کتب سے آپ کے بستر کی چادر حضرمی تھی۔ ابن شہر آشوب ج۱ ص۹۹	حیات القلوب ج۲	۲۷۸
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ جنگ جمل میں حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ عنہما کے متعلق۔	ابن شہر آشوب ج۲	۱۴
شیعہ حدیث سے مقام حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ رضی	من لا یحضرہ الفقیہ ج۱	۵۰
آیت کے معنے شیعہ تفاسیر سے۔	مجمع البیان ج۷	۱۳۱
دخول جنت کے وقت بھی بیویاں اولاد سے پہلے داخل ہوں گی۔	″ ج۳	۱۳
رب کریم نے دعا میں بھی بیوی کو اولاد پر مقدم رکھا۔	الفرقان ج۸	۱۹
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مقدم ہونا شیعہ کتب حدیث سے۔	قرب الاسناد	۱۸۵
حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ عنہا مجمع صفات خصوصیتہ ہیں۔	الاحزاب ج۵	۲۲

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ دنیا کے مومنین سے بہتر ہیں۔	الاحزاب ج۵	۲۲
حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ عنہما کے خلاف کہنے والا گناہ کبیرہ کا مجرم ہے۔	الاحزاب جلد ۷	۲۲
اس آیت کریمہ کی مصداق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما شیعہ تفسیر سے۔	مجمع البیان ج۴	۱۳۵
اہلبیت کی تحقیق شیعہ تفاسیر سے:	القصص ج۱	۳۵
دخل ارکم علیٰ اھل بیت:	تفسیر المنہج	۲۷۶ / ۴۹۲
شیعہ تاریخ سے اہل اور آل کی تحقیق اہل بیت شیعہ احادیث سے	کشف الغمہ ص۴ در نجفیہ البصائر الدرجات ج۱ ص۵ اصول کافی	۱۵ ۲۵۷
اہل کا اطلاق بیوی پر۔	کتاب العلل والشرائع ج۱ ص۲۳ من لا یحضرہ الفقیہ	۱۶۱
تحقیق اہلبیت ترجمۃ القرآن محشی شیعہ سے ماریہ قبطیہ کو مصطفےٰ علیہ السلام نے اہلبیت فرمایا۔	حاشیہ ترجمہ مقبول	۲۹۸
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فیصلہ	اصول ج۱	۳۲
تحقیق آل شیعہ احادیث سے زنبات کی تحقیق اثبت کی تشریح شیعہ کتب سے۔	کتاب الامالی، البصائر الدرجات ص۲ تفسیر نمت البیان [illegible]	۲ / ۲۹۱ ۲۸
سوتیلی لڑکیوں کی اصلاح شیعہ تفسیروں سے	تفسیر مجمع البیان ج۲ تفسیر [illegible]	۲ / ۲۲۵

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
شیعہ احادیث سے حقیقی اربعہ بنات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ آپ کی حقیقی بنات اربعہ کے متعلق ۔	خصائل لابن بابویہ ج ۲	۳۷
حدیث امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدا کا فرمان ہے ۔	اصول کافی بالعافی شرح	۲۹ / ۱۱۷
حضرت امام جعفر صادق و امام محمد باقر علیہ السلام کا عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیوں کے متعلق ۔	قرب الاسناد و لابی العباس بن جعفر الحمیری	۸
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ بنات حقیقی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ۔	خصائل لابن بابویہ ج ۲	۳۷
نوح کی ممانعت اللہ قرآن کریم کی تفسیر شیعہ احادیث سے	تفسیر مجمع البیان ج۹	۲۷۴
ماتم کے متعلق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی تفسیر قرآنی ۔	فروع کافی ج ۲	۲۲۸
قرآن کریم کی آیت ممانعت ماتم کا ترجمہ امیر المومنین علیہ السلام حضرت امام باقر کی زبانی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت اپنی صاحبزادی فاطمہ کو کہ مجھ پر ماتم نہ کرنا ۔	کتاب العلل و شرائع ج ۲ / جلاء العیون	۱۱۰ / ۵۸
جو شخص ماتم کرتا ہے ۔ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے ۔ کتاب الامالی الصدوق صہ ۲۵۴ ، اصول کافی ۲۲۲ جلاء العیون حلیۃ المتقین صہ ۷۶ ۔ قرب الاسناد صہ ۱۶۳ حلیۃ المتقین صہ ۱۸۹ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲	حلیۃ المتقین	۸۸ / ۶۹ / ۳۵۷

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
عورتوں کو ماتم میں بھیجنے کے متعلق مصطفیٰ صلے اللہ علیہ سا فرمان	خصائل لابن بابویہ	۹۲
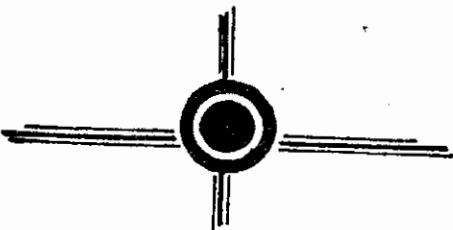
عقیدہ دربار خدا تعالیٰ

ان محمدؐ رای ربہ فی حیئة الشاب الموفق فی سن ابناء ثلثین سنة انہ اجوف الی السرۃ والباقی صمدٌ الخ (اُصول کافی ج ا ص۴۹)

محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے جس خدا کی زیارت کی۔ وُہ کل تیس سالہ تھا۔ (اور اوپر سے پولا اور نیچے سے ٹھوس)

دوستو! غور کرو۔ جس خدا کا اپنا نصف حصّہ پولا۔ وہ اپنی شیعہ مخلوق کے دِلوں کو کیونکر ایمان سے بھر سکتا ہے۔ ؏ او خویشتن گم است کرا رہبری کند۔ عجب خدا ہے۔ کہ جس کی مخلوق میں ایک نبی نوح عُلیہ السلام بھی تھے جن کی ہزار سال سے بھی زائد عمر تھی۔ مگر خالق صاحب کی عمر تیس سال سے تجاوز نہ کرسکی۔ گویا خالق چھوٹا اور مخلوق بڑی۔

جبریل علیہ السلام بھول گیا

یا خدا تعالیٰ کی غلطی

شیعوں نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ:۔

خدا جبریل را بعلی بن طالب فرستاد اما غلط کردہ بہ محمد رفتہ از آنکہ محمد بہ علی مانند بود مثل غراب کہ بغراب شبیہ است

اللہ تعالیٰ نے جبریل عُلیہ السلام کو حضرت علی کے پاس بھیجا۔ لیکن وُہ غلطی کر کے حضرت محمدؐ کے ہاں چلے گئے اِس لیئے

(تذکرۃ الائمہ لملا باقر مجلسی ص۵۸)۔ نستغفر اللہ العلی العظیم۔

کہ حضرت علی اور محمدؐ ہم شکل تھے جیسے کہ ایک کوّ دوسرے کوّے کے ہم شکل ہوتا ہے۔

عجیب نظریہ ہے کہ اگر جبریل علیہ السلام غلطی کھا کر نبوت کا پیغام غلط دے بیٹھے تو اللہ تعالیٰ کیوں خاموشی اختیار کیئے رہے۔ کیا شیعہ مذہب کا خدا تعالیٰ غلط کار تو نہیں۔ پھر حضرت علی اور حضور نبی پاک صلی اللہ عُلیہ وسلم کو کوّے کی تشبیہہ سے مذہب شیعہ کا بیڑا غرق ہوا یا نہ۔

خدا نسیان کا مارا

اُمام باقر فرماتے ہیں:۔

ان اللہ تبارک وتعالیٰ قد کان وقت ھذا الامر فی السبعین فلما ان قتل الحسینؑ اشتد غضب اللہ علی اھل الارض فاخرہ الی اربعین و مائۃ۔ (اصول کافی ص۲۳۲)

اللہ تعالیٰ نے ظہور اُمام مہدی کا وقت سنہ ۷۰ھ میں پہلے سے مقرر فرمایا لیکن جب امام حسینؑ شہید ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ کا غصّہ زمین والوں پر بڑھ گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ظہور مہدی کے وقت کو ٹال دیا اور سنہ ۱۴۰ھ مقرر کر دیا۔

پروگرام میں پھر تبدیلی۔

اُمام باقر نے فرمایا کہ۔ اللہ نے ظہور مہدی کے لیئے سنہ ۱۴۰ھ مقرر کر دیا تھا

لیکن ہم لوگوں (شیعوں) نے اس راز کا پردہ چاک کر دیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے

ولم یجعل اللہ بعد ذالک وقتا عندنا	۱۴۰؁ھ میں بھی ظہور امام مہدی کو ملتوی کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے کوئی وقت ہمارے لیے مقرر نہیں کیا۔

(اصول کافی ص۲۳۲) واہ سبحان اللہ

شیعوں کا خدا بھی بڑا عجیب و غریب ہے۔ کہ پہلے اس نے ظہور مہدی کے لیئے ۷۰؁ھ مقرر کیا۔ مگر امام حسینؑ کے شہید ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنی رائے بدل دی۔ پھر ظہور مہدی کے لیئے ۱۴۰؁ھ میں امام مہدی ظاہر ہوں گے۔ مگر شیعوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ راز فاش کر دیا۔ اور سب کو بتایا کہ ۱۴۰؁ھ میں امام مہدی ظاہر ہونگے تو شیعوں کی اس حرکت پہ اللہ کو پھر غصہ آگیا۔ اور اس نے تیسری بار اپنی رائے کو بدل دیا۔ اور اب ظہور مہدی کیلئے کوئی وقت مقرر نہ فرمایا۔

کیا اس عبارت میں خداوند تعالیٰ کو وعدہ خلاف تو نہیں بنایا گیا۔ شیعوں کو یقین ہونا چاہیے کہ اس میں امام نے اللہ تعالیٰ کے لیئے بدا کا اقرار کر لیا ہے یعنی خدا نسیان مارا ہے۔ اور اسے اپنا انجام بھی معلوم نہیں (معاذ اللہ)

حضرت علی خدا ہے۔

شیعہ کا ایک فرقہ ایسا ہے۔ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا مانتا ہے چنانچہ

ملا باقر مجلسی نے اپنی کتاب "تذکرۃ الائمہ ص۲" مطبوعہ ایران میں لکھا ہے۔

انہارا کہ خدا دانستند اور ا مفوضہ میگویند کہ اللہ تعالیٰ واگذاشت کار را بہ علی مثل قسمت کردن ارزاق خلائق و حاضر شدن در نزد تولد و غیر آں امور دیگر آنچہ می خواہد میکند و ایجاد میکند و خدا را دراں مدخلے نیست و چوں آنحضرت را شہید کردند گفتند او نمردہ است بلکہ زندہ است و در ابر است و رعد آواز اوست و برق تازیانہ او و بزید خواہد آمد کہ دشمنان را بکشد گویند ابن ملجم ایں را نہ گشت بلکہ شیطان خود را بصورت علی گردید و کشتہ شد۔	ایک وہ ہے جو حضرت علی کو خدا کہتے ہیں اس فرقہ کا نام (شیعہ) مفوضہ ہے ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جملہ امور حضرت علی کو سپرد کر دیئے ہیں جیسے تمام مخلوق کی روزی کی تقسیم و اولاد کی پیدائش کے وقت حاضر ہونا۔ وغیرہ وغیرہ حضرت علی جیسے چاہتے ہیں ویسے ہوتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کو کسی قسم کا دخل نہیں۔ حضرت علی ہی ہر شے ایجاد کرتے ہیں۔ اور جب حضرت علی شہید ہوئے۔ تو یہی لوگ کہتے ہیں وہ مرے نہیں۔ بلکہ تا حال زندہ ہیں۔ بادل کی آواز حضرت علی کی آواز ہے۔ اور یہ بجلی کی چمک انہی کے چابک کی چمک ہے۔ وہ بادل سے اتر کر کسی وقت زمین

پہ تشریف لاکر اپنے دشمنوں کو قتل کریں گے۔ اور وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ ابن ملجم نے حضرت علی کو نہیں مارا تھا۔ بلکہ حضرت کی شکل میں بن کر آیا تھا۔ ابن ملجم نے اسی شیطان کو حضرت علی سمجھ کر مار دیا تھا۔

ف ؛ شیعوں کو شوق سے سمجھ کر اپنے مذہب میں رہنا چاہیے۔

عقیدہ در بارہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم و اہلبیت کرام کے متعلق

شیعہ کہتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرزند ابراہیم علیہ السلام کو بلا جنازہ دفن کر دیا۔ (فروغ کافی ج ۱ صد ۱۱۲ مطبع نولکشور)

ف :۔ کیا محبت بھرا عقیدہ ہے۔ بے شک قاتلان حسین ان جیسے ہی غدار لوگ تھے۔

شیعہ کا عقیدہ ہے۔ کہ متعہ کا اجر خود رسول اللہ سے ہوا ملا ستبار صد مطبع جعفریہ

ف :۔ اس سے معلوم ہوا کہ زنا سنت نبوی ہے۔ (معاذ اللہ۔ استغفر اللہ)

حضرت فاطمہ الزہرہ نے حضرت علی کو کہا کہ تو مانند اس شیر خوار بچے کے ہے۔ جو ماں کے پیٹ رحم میں کے پردہ میں بیٹھا ہے۔ اور مثل ذلیل نامراد کے گھر میں مغرور رہے۔ (حق الیقین صد ۲۵۴ ہندوستان اسٹیم پریس لاہور)

ف :۔ استغفر اللہ ایسے مضمون ترک ادب نسبت شیر خدا اور سیدۃ النساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لکھنے شیعوں کا ہی کام ہے۔ ؎

از خدا خواہم توفیق ادب بے ادب محروم ماند از فضل رب

دختر نبی حضرت فاطمہ الزہرہ حضرت عمر کے گریبان کو چمٹ گئیں اور پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا۔ (اصول کافی صد ۲۹۱ مطبع نولکشور)

ف :۔ کیا کوئی ایک شیعہ بھی شیعان پاک میں سے ایسے الفاظ اپنی لڑکی سے نسبت

کو تیار ہے ؟ مسلمانو ظاہرہ بی بی پر ایسی اتہام طرازی تم کو ہی مبارک ہو۔

اصحاب ثلاثہ اور اہلبیت رضی اللہ عنہ

—حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کا نام عمر رکھا۔ (اصول کافی صد ۱۹۱ مطبع نولکشور)

ف :۔ بقول شیعہ اگر فرضاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ مومن نہ تھے۔ تو کیوں حضرت علی نے اپنے بیٹے کا نام عمر رکھا۔ کبھی کوئی مسلمان بھی اپنے بیٹے کا نام کسی کافر کے نام پر رکھتا ہے ؟ (دیکھاؤ فرعون)

—حضرت علی نے اپنی بیٹی ام کلثوم (فاطمہ الزہرہ کی حقیقی بیٹی اور امام حسن اور امام حسین کی حقیقی ہمشیرہ) کا نکاح بتولیت خود حضرت عمر قریشی خلیفہ رسول سے کر دیا۔ (فروع کافی جلد دوئم صد ۱۴۱ مطبع نولکشوری)

ف :۔ کبھی کسی مسلمان نے اگرچہ ادنیٰ و کمزور اور بے عزت کیوں نہ ہو اپنی دختر کسی ہندو یا کافر کو نہیں دی۔ اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عمر حضرت علی کے نزدیک بھی صاحب ایمان تھے۔ ورنہ بقول شیعہ شنیعہ علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ عمر کو کبھی لڑکی نہ دیتے۔ حضرت علی کی آٹھویں پشت میں جو دادا کعب ہے۔ وہ حضرت عمر کا نواں دادا ہے۔ اس حساب سے حضرت عمر علی کے خالص رشتہ دار بنتے ہیں۔

—حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے بیٹے کا نام عمر رکھا۔ (اصول کافی صد ۲۲۵ مطبع نولکشور)

ف :۔ کیا کسی مسلمان نے اپنے بیٹے کا نام شداد یا نمرود بھی رکھا ہے۔ ؟ ثابت

یہ ہوا کہ حضرتِ عمر کامل ایمان والے تھے۔ اسی لیئے تو حضرت علی اور امام زین العابدین نے نیک فالی سمجھ کر یہ نام رکھے

—— کل اصحاب یعنی دونوں قسم مہاجرین اور انصار اور ملائکہ نے بھی جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھا۔ بہت جماعتیں باری باری آتیں اور جنازہ پڑھتیں۔

(اصول کافی صفحہ ۲۸۶ مطبع نولکشور)

ف :- تو اب جاہل شیعہ کس منہ سے کہتے ہیں۔ اپنی کتابوں کو بھی نہیں دیکھتے اور عمداً ابطلان حق کرتے ہوئے اصحاب ثلاثہ کا جنازہ رسول میں شریک نہ ہونا بیان کرتے ہیں۔ کیا یہ حضرات مہاجرین میں سے نہیں ہیں۔؟

—— شیعہ کے نزدیک اسلام نے عورتوں کو زمین کا وارث قرار نہیں دیا۔ (استبصار جز ۲ صفحہ ۷۲)

ف :- تو اب بتاؤ شیعہ کس منہ سے کہتے ہیں۔ کہ بی بی فاطمہ نے فدک طلب کیا تھا۔ کیا مائی صاحبہ شریعت شیعہ سے ناواقف تھیں۔ اس مسئلہ کی رو سے ثابت ہو گیا۔ کہ باغ فدک کا جھگڑا شیعوں نے بغض و حسد کی بناء سے بنا رکھا ہے۔

—— حضرت علی نے کل شہروں میں ایک پروانہ گشتی تمام معززین کے نام اپنے اور امیر معاویہ کے متعلق ارسال فرمایا۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"ہماری اس ملاقات لڑائی کی ابتداء جو اہل شام کے ساتھ واقع ہوئی کیا تھی۔؟ حالانکہ یہ ظاہر ہے کہ ہمارا اور ان کا خدا ایک ہے۔ رسول ایک ہے دعوت اسلام ایک ہے۔ جیسے کہ وہ اسلام کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں۔ ویسے

ہی ہم بھی۔ ہم خدا پر ایمان لانے اور اس کے رسولؐ کی تصدیق کرنے میں ان پر کسی فضیلت کے خواہاں نہیں۔ نہ وہ ہم پر فضل و زیادتی کے طلب گار ہیں۔ ہماری حالتیں بالکل یکساں ہیں۔ مگر وہ ابتدا یہ ہوئی کہ خونِ عثمان میں فرق ہو گیا۔ حالانکہ ہم اس سے بری تھے۔

(نیرنگ فصاحت ترجمہ اردو نہج البلاغت صفحہ ۳۰۷ مطبع اثنا عشری دہلی)

ف :- نتیجہ یہ ہوا کہ جب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے ہیں۔ کہ میرا ایمان اور اہل شام (یہاں مراد امیر معاویہ سے ہے) کا ایمان ایک ہے۔ تو معلوم ہوا کہ جو امیر معاویہ کو ایمان والا نہیں کہتے وہ علی کو ایمان والا نہیں سمجھتے۔ کیونکہ جو ایمان معاویہ ہے۔ وہی ایمان علیؓ ہے۔ جنگ صفین کا واقعہ فریقین کی اجتہادی جنگ کا نتیجہ تھا۔ اب ہم فیصلہ قارئین کرام اور ناظرین عظام کی رائے پر چھوڑتے ہیں۔ کہ آیا انہیں علی مرتضیٰ کے قول مبارک کو درست تسلیم کرنا چاہیے۔ یا ان خلف شیعان پاک کی حرزہ سرائی کو؟ اے شیعان پاک! اپنی آنکھوں سے ذرا اور ہٹ دھرمی کی پٹی اتار کر ایسے لغو اور واہیات عقائد سے توبہ کرو۔ مانو نہ مانو جانِ جہاں اختیار ہے۔ ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جائیں گے۔

تبرا کا بیان

تمام اصحاب بدون تین چار آدمیوں کے سب مرتد ہو گئے تھے۔

نعوذ باللہ من ھفوات العظیم۔ (فروع کافی صفحہ ۱۱۵ ج ۳ مطبع نولکشور)

ف ؛ مقداد بن اسود۔ ابوذر غفاری سلمان فارسی یہی تینوں حضرات مسلمان۔ باقی کوئی مسلمان نہ تھا۔ بقول شیعہ علی المرتضیٰ بھی مسلمان نہ تھے معاذاللہ

—— حضرت اول سے مسلمان نہ تھے۔ حالت کفر کو چھوڑ کر ایک دن مسلمان ہوگئے۔ (اصول کافی ۱۵۳ مطبع نولکشور)

ف ؛ اب شیعہ یہ تو کہہ سکیں گے۔ کہ اصحاب ثلاثہ اول کافر تھے بعد میں مسلمان ہوئے اور علی اول سے مسلمان تھے۔

—— شیعہ مذہب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی بوقت ضرورت گالیاں دے لیں تو جائز ہے۔ (اصول کافی ص[illegible] مطبع نولکشور)

ف ؛ کیا اس وقت منافق خارجی شیعہ کے منہ کو آگ نہ لگے گی۔ یہ ہیں محبان علی ظاہر میں محبت اور باطن میں عداوت۔ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔

—— بشیر نے امام جعفر صادق سے مسئلہ پوچھا۔ خلیفہ غاصب کی اطاعت حلال یا حرام آپ نے فرمایا۔ کہ اس طرح حرام ہے۔ جیسے خنزیر یا مردار میت کا کھانا۔ (فروع کافی جلد اول ص[illegible] مطبع نولکشور)

ف ؛ اس سے صاف معلوم ہوگیا۔ کہ اصحاب ثلاثہ خلفائے برحق تھے۔ جبھی تو حضرت علی ان کی اطاعت کرتے رہے۔ دگرنہ بقول شیعہ حضرت علی خنزیر اور مردار کھاتے رہے۔ (نعوذ باللہ)

شیعہ اور قرآن

مصحف فاطمہ اس موجودہ قرآن سے دو چند زیادہ ہے۔ اور قسم خدا تمہارے اس قرآن کا ایک حرف بھی اس میں نہیں ہے۔ (اصول کافی ص۱۴۶ مطبع نولکشور)

ف ؛ اس قرآن کا ایک حرف بھی اس میں نہیں ہے۔ تو معلوم ہوا کہ شیعوں کا قرآن حروف پ۔ ٹ۔ ڈ۔ ڑ۔ گ۔ خ سے مرکب ہوگا۔

—— موجودہ قرآن مجید ناقص ہے۔ اور قابل حجت نہیں بطور نمونہ اصول کافی کے چند صفحات کے حوالہ جات لکھے جاتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں ۲۶۰۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۶۔

ف ؛ امت شیعہ سے ہماری دلی ہمدردی ہے۔ کیونکہ ان کی حالت واقعی قابل رحم ہے۔ جن کے پاس آج تک اپنی الہامی کتاب بھی نہ پہنچ سکی کیا یہ بھی ان پر ایک غضب الٰہی نہیں کس قدر ڈھٹائی ہے۔ کہ ہمارے قرآن شریف کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔ اور اپنے ہاں کا قرآن بھی پیش نہیں کر سکتے

آپ آتے بھی نہیں ہمیں بلاتے بھی نہیں
باعث ترک ملاقات بتاتے بھی نہیں

—— علاوہ موجودہ قرآن کے شیعوں کا ایک اور قرآن ہے۔ جس پر ان کا پورا ایمان ہے۔ اس کی مندرجہ ذیل تین علامتیں ہیں۔ پہلی علامت [illegible]

قرآن سے تین حصے بڑا ہے۔ (گویا نوّے پارے ہے) بی بی فاطمۃ الزہراء پر نازل ہوتا تھا۔ اور علی اسے اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے۔ دُوسری عُلامت یہ ہے کہ لمبائی اِس کی ستّر گز اور موٹائی اِس کی اونٹ کی ران کے برابر ہے۔ تیسری عُلامت یہ ہے کہ آیات اِس کی سترہ ہزار ہیں۔

ف :- شیعوں کی بیان کردہ تین علامتوں میں سے موجودہ قرآن میں ایک بھی نہیں۔ لہٰذا موجودہ قرآن پر اِن کا ایمان نہیں ہے۔ اِس لیئے وُہ اِس پر عمل نہیں کرسکتے۔ نیز بقول شیعہ اُصل قرآن (بیان کردہ تین علامتوں والا) غار میں گم ہے۔ اِس کے یہ معنے ہوئے کہ شیعان علی دونوں قرآنوں میں سے کسی ایک پر بھی عمل کرنے سے معذور ہیں۔ سننے میں آیا ہے۔ کہ اب شیعانِ پاک غور کر رہے ہیں۔ کہ آیا گورو گرنتھ صاحب پر عمل درآمد شروع کردیں یا کوک شاستر پر۔ اَفسوس صد افسوس!! ہزار افسوس!!! دھوبی کے کتے گھر کے رہے نہ گھاٹ کے۔ مذبذبین بین ذالک لا الیٰ ھٰؤلاء ولا الیٰ ھٰؤلاء۔

—— اگر شیعہ اپنی عورت سے سوموار کی رات کو جماع کرے تو اِس سے فرزند حافظ قرآن پیدا ہوگا۔ (تحفۃ العلوام ۲۸۰ مطبع نولکشور)

ف :- یقیناً اصحاب ثلاثہ کی بدُدعا کا اثر ہے۔ کہ ہر سوموار کی رات کو شیعان بدعقیدہ کی قوت مَردمی سلب ہوجاتی ہے۔ اِسی لیئے آج تک بے چارے ایک حافظ قرآن بھی پیدا نہ کرواسکے۔

مسائل شیعہ

مسئلہ :- اگر شیعہ نماز میں ہو۔ اور مذی۔ ودی، بہہ کر ایڑیاں تک چلی جائے تو نہ وضو ٹوٹے گا۔ اور نہ ہی نماز فاسد ہوگی۔ مذی تھوک کے برابر ہے۔ (فروع کافی صـ۱۲ ج ۱ مطبع نولکشور)

ف :- گویا شیعوں کے نزدیک مذی، ودی، مثل تھوک کے ہے۔ جس طرح تھوک سے وضو نہیں ٹوٹتا اِسی طرح مذی، ودی کے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ ہم پوچھتے ہیں کیا کوئی شیعہ یہ سننا گوارا کرے گا۔ کہ جو چیز اِس کے ذکر میں ہے۔ وہی منہ میں موجود ہے۔

مسئلہ :- اگر پانی نہ ملے تو استنجا تھوک سے کرلینا چاہیے بشرطیکہ تھوک اپنی ہو۔ (فروع کافی ج ۱ صـ۱۱ مطبع نولکشور)

ف :- اِس میں کیا شک ہے۔ کہ مَرد شیعہ کے لیئے یہ مسئلہ کم خرچ بالانشین ہے۔ مگر شیعہ عورت کے لیئے سخت مصیبت کا سامنا ہوگا۔ ایسا کرنے سے کیا زیادہ گِچ پِچ اور گڑبڑ پلیدی کی نہ ہوگی۔؟

مسئلہ :- جب تک دُبر شیعہ سے ریح گونج کر اور آواز دے کر نہ نکلے یا بدبو دماغ کو محسوس نہ ہو۔ معمولی پھوسی سے شیعہ کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ (فروع کافی صـ۱۹ مطبع نولکشوری)

ف :- سُبحان اللہ! کیوں نہ ہو۔ شیعہ کا وضو ہندوستانی ہے چھوٹی سی ریح

سے تو وضو ٹوٹ نہیں سکے گا۔ مگر بہرے شیعہ کے لیے جرمنی توپ ہی آواز پہنچا سکے گی۔ یا پھر دبیر شیعہ ہی کو یہ قدرت حاصل ہے۔ مسلمانوں کو خدا اس شر سے محفوظ رکھے۔

مسئلہ: اگر نماز میں ذکر سے کھیلے تو نماز شیعہ نہیں ٹوٹتی۔

(استبصار جز اول ص۲۴۵ مطبع جعفری)

ف: اچھی بات یہ ہے۔ کہ ایسی تماشہ بازی اور گتکا بازی مسجد میں نہ ہو پھر طرفہ غضب یہ کہ بحالت نماز۔ نماز تو انسان کو خشوع و خضوع سے ادا کرنی چاہیے۔ نہ کہ ایسی نفس پرستیوں سے یاد کی جائے۔ ایسی کھیلیں کھیلنے کے لیے شیعان پاک کوئی اور ٹائم مقرر نہیں کر سکتے؟

—— کتا کنوئیں میں گر کر مر جائے۔ اگر پھٹا نہیں اور پانی میں بو بھی نہیں ہوئی تو پانچ بو کے پانی نکالنا چاہیئے۔ (فروع کافی ج ۱ ص۱۴ مطبع نولکشور)

ف: شاید غسل کر کے گرا ہوگا۔ پانی نکالنے کی کیا ضرورت ہے ہمارا ان کت پرور شیعوں کو تو دور سے ہی سلام ہے۔

—— خنزیر کے بالوں کی رسی سے جو پانی کنوئیں سے نکالا جائے۔ پاک ہے۔ اس سے وضو کرنا جائز ہے۔ فروع کافی ج ۱ ص۱۴ مطبع نولکشوری)

ف: اس مسئلہ نے شیعان پاک کی پلیدی کو نمایاں طور پر ظاہر کر دیا۔ ہائے افسوس ایسے ایسے مسائل شیعوں کے نزدیک جزو اسلام ہیں۔ سچ ہے یہی ہیں۔ بدنام کنندہ نکو نامے چند۔

—— خنزیر کے چمڑے کا جو ڈول کا بنا ہوا ہو۔ اس سے جو پانی نکالا جائے پاک

(من لا یحضرہ الفقیہ ص۵ مطبع تہران)

ف: اتقاء اور پرہیزگاری کی حد ہو گئی۔ الٰہی! شیعوں کے دلوں سے گندگی دور فرما تاکہ وہ ایسے خبیث مسائل سے توبہ کریں۔ اور توبہ بھی سچی۔

—— نماز ایک جس شخص نے ترک کی۔ تو خون اس نے اپنا کیا بے چھری۔ اگر دو نمازوں کا تارک ہوا۔ تو گویا کہ خون ایک نبی کا کیا۔ ہوئی تین وقتوں سے جس کی قضا۔ تو کعبے کو اس نے ڈھا دیا۔ چار وقتوں کا گر تارک ہے۔ تو ایسا ہے۔ جیسے کہ اس شخص نے زنا اپنی مادر سے ہفتاد بار کیا عین کعبے میں۔

(تحفۃ العلوم ص۲۱ مطبع نولکشور)

ف: حساب لگاؤ کتنے شیعہ روزانہ اپنا بے چھری خون کرتے ہیں؟ تم ہی ایمان سے کہو کتنے نبی تمہارے ہاتھوں قتل ہوئے ہوں گے۔؟ نہ ٹوٹا اگرچہ کعبہ تو کچھ غم نہیں امیر۔ عام مشاہدہ کی رو سے تقریباً ۹۹ فیصدی شیعہ حضرات اپنی ماؤں کی آبرو ریزی کرتے ہیں۔ شرم! شرم!! اے فرزندانِ ارجمند شرم!

—— جو تارک نماز ہے وہ کافر ہے۔ (اصول کافی ص۴۱۳ مطبع نولکشور)

ف: ملنگاں شیعہ و بھنگیان رافضیہ جو آجکل پیشوایانِ شیعہ بنے بیٹھے ہیں بجائے نماز کے علی علی پکارتے ہیں۔ کافر مطلق ہوئے ان کے چیلے چانٹوں کی کیا پوچھ؟ گورو جنہاں دے ٹپنے چیلے جان شڑپ۔

—— شیعوں کو حکم ہے۔ کہ جب جنازہ سنی میں شامل ہوں تو یہ دعا مانگیں اے اللہ پُر کر اس کی قبر کو آگ سے اور جلدی لے جا اس کو آگ میں یہ متولی بناتا تھا دشمنوں کو یعنی ابوبکر و عمر و عثمان کو۔ (فروع کافی ج ۱ ص۱۰۰ مطبع نولکشور)

ف :- اسی لیئے حضرت غوث الاعظم نے کتاب غنیہ الطالبین میں فتویٰ لکھا ہے۔ کہ شیعہ کو نمازِ جنازہ میں نہ آنے دو۔ کہ بجائے رحمت کے قہر مانگیں گے۔ یہ لوگ دلی دشمن ہیں۔ اِن سے علیک سلیک میل جول۔ کھانا پینا ترک کر دینا چاہیے۔

— آج کل جو آذان یعنی بانگ شیعہ لوگوں نے ایجاد کی ہوئی ہے۔ (جسے رالعہ پارہ کہدیں تو مبالغہ نہ ہوگا۔) جس میں شہادتین کے علاوہ شہادت ولایت علی بڑھاتے ہیں۔ اسی پر شیعہ مصنف کا فتویٰ لعنت ہے۔

(من لایحضرہ الفقیہ صـ۹۳ مطبع تہران)

ف :- اصحاب ثلاثہ کی بد دعا ایسی پیچیدہ مشکلیں پیدا کر دیتی ہے جیسے اب شیعہ حضرات سختی کے منہ میں آگئے ہیں۔ اگر بانگ مرّوجہ چھوڑ دیں۔ تو شیعہ نہیں رہتے اور اگر بانگ مرّوجہ دیں۔ تو فتویٰ لعنت کی کڑک مارتی ہے۔ خسر الدنیا والاخرۃ ذالک ھو الخسران المبین۔

— شیعہ مذہب میں ہے کہ جزع فزع کرے۔ (یعنی چیخنے یا اپنے بال کھینچے یا منہ پر ہاتھ مارے یا سینہ یا ران پر ہاتھ مارے) تمام نیک عمال برباد ہو جاتے ہیں۔

(فروع کافی ج ۱ صـ۱۲۱ مطبع نولکشور)

ف :- بات تو بالکل صحیح ہے۔ مگر نیک عمال بھی اسی کے برباد ہوں گے۔ جن کے پاس ہوں جن کا خدا ہے نہ رسول۔ محرم میں بے شک پیٹیں، مریں کیا حرج ہے۔ افسوس ہماری تعلیم سے تو انہیں دشمنی تھی یہ بدبخت اپنے بزرگوں کا کہا بھی نہیں مانتے۔

— سیاہ لباس اسلیئے پہننا حرام ہے۔ کہ لباس فرعون ہے۔ اور دوزخیوں کا نشان ہے۔

(حلیۃ المتقین صـ۸ مطبع نولکشور)

ف :- محرم کے مہینے میں شیعہ خصوصیت کے ساتھ سیاہ لباس پہنتے ہیں جس سے اِن کا آل فرعون ہونا۔ اور دوزخی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ان فرعون علا فی الارض وجعل اھلھا شیعًا۔

— شیعوں کے فتوائے کے مطابق جزع فزع کرنے والا مطلق کافر ہے۔

(فروع کافی ج ا صـ۱۲۱ مطبع نولکشور)

ف :- الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں۔ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔ اس فتویٰ کی ہم بھی پُرزور تائید کرتے ہیں۔

؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

شیعہ خود قاتلِ حسینؑ ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ عریضہ شیعوں اور فدویوں و مخلصوں کی طرف سے بخدمت حضرت امام حسین ابن علی ابن طالب ہے۔ امابعد! بہت جلد آپ اپنے دوستوں، ہواخواہوں۔ کے پاس تشریف لائیے۔ کہ جمیع مردمان ولایت منتظر قدوم میمنت لزوم ہیں۔ اور بغیر آپ کے دوسرے شخص کی طرف لوگوں کو رغبت نہیں۔ البتہ بتعجیل تمام ہم مشتاقوں کے پاس تشریف لائیے والسلام۔

(جلاء العیون اردو صـ۱۳۱۴ مطبع شاہی لکھنؤ)

ف :- یہی وُہ خط ہے۔ جس کی وَجہ سے اُمام حسینؓ نے سفر کوفہ منظور کیا۔ تو اَب ظاہر ہو گیا کہ انہی جاں نثارانِ امام نے دھوکہ دے کر امام مظلوم پر وُہ وُہ ظلم کیئے جس کی یاد سے ہم مسلمانوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور امام حسینؓ کی روح لحد میں یہ شعر پڑھتی ہوئی بے قرار رہتی ہے۔

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم　　کہ بامن ہرچہ کرد آں یار آشنا کرد

— خطبہ اُمام زین العابدین :- یا ایھا الناس ! میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں۔ تم جانتے ہو کہ میرے پدر کو خط لکھے اور اُن کو فریب دیا۔ اور اِن سے عہد وپیمان کیے۔ اِن سے بیعت کی۔ آخر کار اِن سے جنگ کی اور دشمن کو اِن پر مسلط کیا۔ پس لعنت ہو تم پر تم نے اپنے پاؤں سے جہنم کو اختیار کیا الخ

(جلاء العیون اردو صـ ۵۰۶ مطبع شاہی لکھنؤ)

ف :- اِس خطبہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ قاتلان حسینؓ یہی شیعہ لوگ تھے جنہوں نے خط لکھ کر امام حسینؓ کو کوفہ بلایا اور آخر کار خود ہی اِن کو قتل کر دیا۔

— تقریر بی بی اُم کلثوم ہمشیرہ امام حسینؓ - اے اہل کوفہ ! تمہارا حال اور مآل برا ہو تمہارے منہ سیاہ ہوں۔ تم نے کس سبب سے میرے بھائیؓ کو بلایا۔ اور ان کی مدد نہ کی۔ انہیں قتل کر کے مال واسباب لوٹ لیا۔ اِن کی پردگیانِ عصمت وطہارت کو اسیر والئے ہو تم پر۔ لعنت ہو تم پر۔

(جلاء العیون صـ ۵۵۵ مطبع شاہی لکھنؤ)

ف :- بے شک پاک بی بی اُم کلثوم نے جلے دِل کی بددعا ان دھوکہ بازوں کے شامل حال ہے۔ اِسی ظلم کی پاداش میں سال بسال اپنے سینوں پر کینوں کو زخمی

کرتے رہتے ہیں۔

— حضرت موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ نے شیعوں کو مرتد کہا۔

(فروع کافی صـ ۱۰۷ مطبع نولکشور)

ف :- واقعی امام برحق کی یہی شان ہے۔ کہ وُہ سچی بات منہ پر کہہ دیتا ہے۔ اِس میں امام کو ذرا دریغ نہیں ہوتا۔ ہم بھی اُمام صاحب کے بہت بہت ممنون ہیں۔

— اُمام زین العابدین نے یزید کی بیعت کی بلکہ اپنے آپ کو اِس کا اِلسیا غلام بتلایا کہ حق فروخت کرنے کا دے دیا۔　فروغ کافی ج ۲ صـ ۱۱ مطبع نولکشور)

ف :- ع تمہیں کہو یہ انداز گفتگو کیا ہے۔ یزید تمہارا امام ہے۔ یا سنیوں کا۔ ذرا ازراہ انصاف کہنا۔ ہائے ! بدینیوں نے امام صاحب کی کس قدر توہین کی ہے اِنشاءاللہ میدانِ قیامت میں اُمام صاحب اِن ذریدہ دہنی کی سزا دِلا دیں گے۔ منتظر رہو۔

— عورت کی دُبر سے صحبت کرنی مذہب شیعہ میں جائز ہے۔ فقط یہ شرط ہے۔ کہ عورت بھی رضامند ہو جائے۔　(استبصار جزو ثالث صـ ۱۳۰ مطبع جعفری)

ف :- ع جوابات کی خدا کی قسم لاجواب کی۔ سرکاری سڑکیں کھلی ہیں۔ جس سڑک سے دِل چاہا گذر گئے۔ ایک شیعہ صاحب نے ظریفانہ طور فرمایا۔ کہ ذکر دبر کیلئے ہے۔ اِس لیئے کہ دونوں مذکر (گول) ہیں۔

— ایک عورت نے علیؓ کو عرض کیا کہ میں جنگل میں گئی۔ وہاں مجھ کو پیاس محسوس ہوئی۔ ایک اعرابی سے میں نے پانی مانگا۔ اِس نے پانی پلانے سے انکار کر دیا۔ مگر اِس شرط پر کہ میں اِس کو اپنے اوپر قابو دُوں۔ جب پیاس نے مجھے

مجبور کیا۔ تو میں راضی ہو گئی۔ اس نے مجھے پانی پلا دیا۔ اور میں نے جماع کرالیا علیؑ نے فرمایا قسم ہے۔ رب کعبہ کی یہ تو نکاح ہے۔

(فروع کافی صـ۱۹۸ ج ۲ مطبع نولکشور)

ف :۔ اہل عالم کو شیعوں کا مشکور ہونا چاہیئے۔ جنہوں نے اس روایت سے زنا کا وجود ہی دنیا سے مفقود کر دیا۔ بازاروں میں جن نورانی سیاہ خانوں زنا کا ارتکاب ہوتا ہے۔ اس میں بھی مرد عورت راضی ہو ہی جاتے ہیں۔ یہاں اگر پانی پلایا گیا تو وہاں اس اجرت سے بڑھ کر روپیہ دیا جاتا ہے۔ گواہ اور صیغہ نکاح کی شرط نہ یہاں نہ وہاں تو گویا مذہب شیعہ میں زنا علی الاعلان جائز ہو گیا بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن۔

— عورت کی دبر سے صحبت کرنی چاہیئے۔ (فروع کافی ج ۲ صـ ۲۴۳ مطبع نولکشور)

ف :۔ غالباً اسی وجہ سے شیعہ لونڈے بازی مباح سمجھتے ہوں گے۔

— وہ عورت جسکی دبر زنی کی جائے اسپر غسل واجب نہیں۔ اگرچہ بر زن مرد کو انزال بھی ہو جائے۔ (فروع کافی ج ۱ صـ ۲۵ مطبع نولکشور)

ف :۔ کیا پاکیزہ مذہب ہے سبحان اللہ۔ مذہب کیا ہے۔ پلیدی اور خباثت کا مجموعہ ہے۔

— بوسہ ماں کا لینا جائز ہے۔ البتہ شہوت نہ ہو تو رحمت ہے۔ اور شہوت ہو کراہت ہے۔ مگر جائز یہ بھی ہے۔ کہ کراہت منافی جواز نہیں۔

(فروع کافی ج ۱ صـ ۵۴ مطبع نولکشور)

ف :۔ مزدور بھی مزدور (ہم خرما ؤں ہم ثواب) ایسے افعال سے ہی ادائیگی

حقوق والدہ ہوتی ہے۔ لعنت! النفس پرست عیاشی کے عجیب عجیب طریقے نکالتے ہیں۔ اس میں یہاں تک اندھے ہوتے جاتے ہیں۔ کہ ماں بہن کی بھی تمیز نہیں کر سکتے۔ آپ کے لیئے کسی نے کہا ہے۔

دو چیزوں کی درخواست ہے لیے رحمت بارہ

میخانہ کا دروازہ نہ ہو توبہ کا در بند

— ننگ دو ہی ہیں۔ قبل یا دبر۔ دبر تو خود ہی چھپی ہوتی ہے۔ سامنے کی طرف کو ہاتھ سے ڈھانک لینا چاہیئے۔ (فروع کافی ج ۲ صـ ۱۹ مطبع نولکشور)

ف :۔ اگر ہاتھ سے نہ چھپ سکے تو شلغم کا پتا کفایت کر سکتا ہے۔ شیعوں کی شریعت میں اتنا ہی ستر کافی ہے۔

— خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے   خصوصاً شیعانِ بے حیا سے

— عورت میت کی دبر اور قبل کو روئی سے خوب پُر کیا جائے۔ اور کچھ خوشبو بھی ملا کر سخت باندھ دیں۔ یعنی کپڑے سے۔

(فروع کافی ج ۱ صـ ۴۶ مطبع نولکشور)

ف :۔ شیعان پارسا ایسے شریعت کے دلدادہ ہیں۔ کہ بعد از مرگ بھی وضو نہ ٹوٹے۔ مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ روئی کسی لکڑی سے داخل کی جائے یا انگشت سے ہی دبا دینا کافی ہوگا۔ یا پھر اس بے روزی کے زمانہ میں جاپان کو آرڈر دے کر کوئی سستا آلہ بنوانا پڑے گا۔ دیکھئے! حضرات شیعہ اور دردمندان تو اس آلہ کے اخراجات کے لیئے کب قوم سے اپیل کرتے ہیں۔

— شیعہ مذہب میں ہے کہ اگر انسان اپنے بدن پر چونا لگا لیوے تو ننگا بالکل نہیں

رہتا۔ بیشک اپنے سارے کپڑے اتار لیوے۔ شیعوں کے امام بھی ایسا کرلیا کرتے تھے۔ چنانچہ بقول شیعہ جب امام باقر نے ایسا کیا تو غلام نے امام کا ذکر وغیرہ نکلا ہوا دیکھا تو ہاتھ باندھ کر عرض کیا۔ کہ حضور ہم کو کیا کہتے ہو اور خود کیا کرتے ہو؟ امام نے فرمایا چونا لگا ہوا ہے۔ (فروع کافی ج ۲ ص۱۹۱ مطبع نولکشور)

ف ؛ منہ تو لاہی روئی ۔ تے کیا کرے گا کوئی ۔ خدا سے نہ ڈرنے والے نبی پر زنا کے جاری کرنے کی تہمت دھرنے والے امام عالی مقام کا رتبہ کیونکر پہنچا نیں۔ یا اللہ ان بدبختوں کو ہدایت فرما تاکہ تیری اور تیرے نیک بندوں کی قدر و منزلت جانیں۔ آمین یارب العٰلمین۔

— جو عورت یا مرد مسلمان نہ ہو شیعہ اس کے فرج کو دیکھ سکتا ہے یعنی جائز ہے۔ وجہ یہ فرماتے ہیں۔ کہ اس ننگ کا دیکھنا ایسا ہے۔ جیسے کوئی گدھے گدھی کا فرج دیکھے۔ (فروع کافی ج ۲ ص۲۱ مطبع نولکشور)

ف ؛ سنی تو ایسے مسلوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ البتہ شیعوں کو کوئی فرقہ ڈھونڈنا چاہیے۔ جن کے اس طرح پاپ جھڑتے ہوں۔ ؏ خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے ۔ دیوانے دو۔

— اپنی لونڈی کی فرجی عاریتاً بلا نکاح اپنے دوست یا بھائی کو دینی مذہب شیعہ میں جائز ہے۔ (استبصار جزو ثانی ص۵۷، ۱۷ مطبع جعفری)

ف ؛ اگر کوئی صاحب شیعہ مذہب اختیار کریں تو ہدیئے اور تحفے اچھے اچھے دستیاب ہونگے۔ عجیب عجیب ڈیزائن کی فرجیاں ملیں گی۔ مگر اسی طرح پھر ایسے بھی دوستوں کو دعوت دینی ہوں گی۔ بے غیرتی کی بھی کوئی حد ہے؟

— ایک ٹکڑا کھجور کی سبز شاخ کا بقدر ایک ہاتھ میت کی داہنی بغل میں دوسرا دو زانو کے درمیان کیا جاوے پھر پگڑی باندھی جاوے۔

(فروع کافی ج ۱ ص۱۴۷ مطبع نولکشور)

ف ؛ قبر کی طرف بھی لیس ہو کر مارچ کرنا چاہیے۔ منکر نکیر کو مرعوب کرینگے جب ہی تو چھٹکارا ہو سکے گا۔ ورنہ کیسۂ اعمال میں کیا دھرا ہے۔ خاک؟

— شیعہ مذہب میں ہے۔ کہ اگر سالے کی دبر زنی کی جائے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

(فروع کافی ج ۲ ص۱۵۷ مطبع نولکشور)

ف ؛ شیعہ فلسفہ کی حماقت ملاحظہ ہو۔ کریں داڑھی والے اور پکڑے جائیں مونچھوں والے۔

— اگر زوجہ منکوحہ حرہ کی بھانجی یا بھتیجی سے متعہ یا نکاح کرے اجازت زوجہ مذکورہ کی درکار ہے۔ (یعنی بھانجی اپنے خالو جان اور بھتیجی اپنے پھوپھا جان سے نکاح کر سکتی ہے۔) (تحفۃ العوام ص۲۷۲ مطبع نولکشور)

ف ؛ شیعوں کی شہوت پرستی کے ہاتھوں جب ان کی مائیں بھی عصمت نہیں بچا سکتی۔ تو یہ بیچاریاں کس گنتی شمار میں ہیں۔ سچ ہے۔ ؎ صدا طوطی کی سنتا ہے کون نقار خانے میں۔

— شیعہ مذہب میں سالی اور ساس سے جماع کرنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

(فروع کافی ج ۲ ص۱۴۷ مطبع نولکشور)

ف ؛ دیکھو مسئلہ سالی اور ساس سے سالہ کی عصمت زیادہ قیمتی ہے واقعی مردوں کو مردوں کی اسی طرح رعایت کرنی چاہیے۔ یہ شیعوں کا ہی

حصہ ہے۔ ع۔ ایں کار از تو آید مرداں چنیں کنند۔

— عورت کی شرمگاہ کو چوم لے۔ تو بھی جائز ہے۔

(حلیۃ المتقین ص۲۶، مطبع نولکشور)

ف :۔ بس یہی کسر رہ گئی تھی مرحبا!!

— عورت کی شرمگاہ کو چومنا شیعہ مذہب میں درست ہے۔

(فروع کافی ج ۲ ص۲۱۴ مطبع نولکشور)

ف :۔ شیعوں کو مبارک رہے۔

— محارم عورتوں (یعنی اپنی بہن، بھانجی، بھتیجی، خالہ وغیرہ) سے اپنے ذکر کے گرد ریشمی باریک کپڑا لپیٹ کر جماع کرنا حرام ہے۔

(حق الیقین اردو ص۳۶، مطبع سٹیم پریس لاہور)

ف :۔ پہلے مؤدب شیعہ تو ماں بہن کا احترام کرتے ہوئے۔ ٹاکی لپیٹ کر جماع کرتے ہوں گے۔ زمانہ حال کے بے ادب گستاخ شیعہ نے یہ شرط بھی اڑا دی۔ اور لکھ دیا کہ ٹاکی لپیٹ کر حرام ہے۔ جس سے مفہوم ہوتا ہے۔ کہ ٹاکی لپیٹ کر حرام ویسے حلال ہے۔

واہ شیعہ دی پاکی یار واہ شیعہ دی پاکی   ماواں نال زنا کریندے بن ذکر تے ٹاکی

— شیعہ مذہب میں ہے۔ کہ انسان مرتا ہی تب ہے۔ جب اس کے منہ سے منی کا نطفہ نکل پڑتا ہے۔ یا کسی اور جگہ بدن سے۔

(فروع کافی ج ۱ ص۷۵، مطبع نولکشور)

ف :۔ جس منہ ناپاک سے تمام عمر صحابہ کرام کو گالیاں دیتے رہے بھلا اس میں سے آخری وقت اگر منی وغیرہ بہہ نکلے تو ہرگز مقام تعجب نہیں۔ میدان قیامت میں دیکھنا کیا۔ درگت ہوتی ہے۔ کذالک العذاب ؕ والعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ۔ مسلمانوں کے منہ سے تو آخری وقت ہمیشہ کلمہ شریف ہی نکلتا ہے۔ لاتموتن الا وانتم مسلمون)

— مذہب شیعہ میں ہے۔ کہ جو شخص محارم عورتوں (یعنی ماں، بہن، بھانجی بھتیجی پھوپھی وغیرہ) سے نکاح کر کے جماع کرے اس کو زنا نہیں کہتے بلکہ متعہ وجہ یہ فعل حلال ہے۔ جو اولاد پیدا ہو اس کو اولاد زنا کہنا جائز نہیں۔ جو ایسے مولود کو ولدالزنا کہے وہ قابل سزا ہے۔ ملخصاً

(فروع کافی ج ۲ ص۱۲-۲۵ مطبع نولکشور)

ف :۔ ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ایسے مولود مسعود کو حرامزادہ کہیں جبکہ شیعوں کے مذہب میں زنا۔ زنا ہی نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ عبادت سمجھ کر اس کے جواز کی متعدد صورتیں قائم کی جا چکی ہیں۔ تو ہم سوائے اس کے کہ ایسے بہائم صفت وحشیوں سے گریز کریں۔ اور کیا کر سکتے ہیں۔

— اگر ایک شخص نے کتے کو شکار پر چھوڑا۔ کتے نے شکار کو پکڑ لیا اور شکاری پہنچ گیا۔ مگر اس کے چھری پاس نہ تھی۔ کہ وہ ذبح کرے وہ کھڑا تماشا دیکھتا رہا کتے نے اس کو مار کر کچھ کھا لیا ہے۔ وہ شکار حلال ہے۔

ف :۔ کیوں نہ ہو غالباً کتے کی صفت وفاداری کے انعام میں اس کا پس خوردہ حلال سمجھا گیا ہے۔ شیعوں کے نزدیک تو ایک ساتھ اکھٹے ایک دستر خوان

پر بیٹھ کر کھا لینے میں بھی کوئی قباحت نہ ہو گی ۔

— گوشت خنزیر اور مردار کا کھانے سے کوئی حد شرعی نہیں لگتی ۔

(فروع کافی ج ۳ صـــ۱۳۱)

ف ؛ جب شرع ہی نہیں تو حد کیسی جب ستر گز لمبا قرآن آوے گا۔ تو حدود شرعی بھی قائم کر لی جائیں گی۔

— اگر چوہا گوشت میں پک گیا ہو تو شوربا گرا دیا جائے اور گوشت دھو کر کھا لیا جائے ۔ (فروع کافی ج ۲ صـــ۱۰۵ مطبع نولکشور)

ف ؛ واہ جی واہ !! کیا کہنے !!! سچ ہے " شوربا حرام تے بوٹی حلال "

— کتا گھی یا تیل میں جا پڑے تو وہ گھی یا تیل پاک رہتا ہے ۔ بشرطیکہ کتا زندہ برآمد ہو۔

(فروع کافی ج ۲ صـــ۱۰۵ مطبع نولکشور)

ف ؛ بالکل ٹھیک ! زندہ کتا بہر حال مردہ کتے پر فضیلت رکھتا ہے ۔ کیسی عمدہ عمدہ بحثیں ہیں ۔ کتے کا اشیاء خوردنی میں گرنا اور پھر اس کی حیات و ممات بھی شیعوں کے پیش نظر ہے ۔ شیعوں کے دماغ کی رسائی ملاحظہ ہو ۔ وہاں پہنچا کہ فرشتوں کا بھی مقدور نہ تھا ۔

— گدھا حرام نہیں ہے خیبر کے دن اس کے کھانے سے اس لیئے منع فرمایا گیا تھا ۔ کہ یہ جانور لوگوں کے بوجھ اٹھانے والا تھا ۔ باربرداری میں تکلیف تھی ۔

(فروع کافی ج ۲ صـــ۹۸ مطبع نولکشور)

ف ؛ سننے میں آیا ہے ۔ کہ شیعہ گورنمنٹ عالیہ سے گدھوں کے گوشت کی فروخت کے لیئے لائسنس حاصل کرنے والے ہیں ۔ مگر کیا ہران ملک شیعوں کی کریں گی ۔ ی

کے خلاف احتجاجی جلسے نہیں کریں گے ؟

— شیعوں کا عقیدہ ہے کہ ناصبی (یعنی سنی) آدمی کتے سے بھی بدتر ہے ۔

(فروع کافی ج ۱ صـــ۹ مطبع نولکشور)

ف ؛ سنیو ! تمہاری قدر و منزلت شیعوں کے نزدیک یہ ہے ۔ عبرت پکڑو شیعان ! اگر کچھ بھی سلیم الطبعی کا جوہر تمہارے اندر ہے ۔ تو توبہ کرو اور ایسے گندے بے حیا اور واہیات عقائد کو آخری سلام کر کے صراط مستقیم (مذہب اہل سنت والجماعت) کی طرف آؤ ۔

— شیعوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان شیطان ملعون کے برابر ہے ۔ (معاذ اللہ) (کلید مناظرہ مطبوعہ لاہور)

ف ؛ صدیق اکبر یار غار اور یار مزار اور قیامت تک اور اس کے بعد الیٰ غیر نہایت نبی علیہ السلام کے رفیق خاص اور وزیر حضوری ہیں ۔ لیکن دشمنوں نے جو کچھ بکواس کی ہے ۔ اس کا قیامت کے بدلہ انہیں ملے گا ۔

— پاخانے میں پڑی ہوئی روٹی دھو کر کھا لے تو جہنم سے آزاد ہے ۔

(ذخیرہ المعاد صـــ۷۵)

ف ؛ شیعہ مذہب کی یہ بھی خوب غذا ہے ۔ مسائل تو ان صاحبان کے بہت ہیں وقت کی قلت کے پیش نظر انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے ۔ لیکن چونکہ اس مذہب میں متعہ کا مسئلہ بھی ایک اہم مسئلہ ہے ۔ اس پر بھی مختصراً کچھ عرض کیئے دیتا ہوں

متعہ یا زنا

بر خا بعینہ زنا ہے ۔ صرف نام کا فرق ہے ۔ اور شیعہ اسے نکاح سے تعبیر کرتے ہیں

۱ ۔ متعہ سے اصلی غرض شہوت بجھانا ہے ۔ (الروضۃ البہیۃ صـ ۲۸ ۔ الاستبصار صـ ۔ جامع عباسی صـ ۱۵۵) زنا میں بھی یہی کچھ ہوتا ہے ۔ حالانکہ نکاح سے اصلی مقصد تناسل و تولد ہے ۔ چنانچہ اس مسئلہ پر شیعہ و سنی ہر دونوں متفق ہیں ۔

۲ ۔ متعہ میں ضروری ہے ۔ کہ وقت معین ہو ۔ (تحفۃ العوام صـ ۲۷۴ ۔ مصباح المسائل صـ ۲۹۱ جامع عباسی صـ ۱۳۵ ۔ فروع کافی صـ ۴۴ ج ۲ و صـ ۴۵ ج ۲ و صـ ۴۹ ج ۲)

ف ؛ زنا میں بھی یہی ہے ۔ کہ زانی اپنی محبوبہ سے چند گھڑیاں ملاقی ہو کر بھاگ جاتا ہے ۔ کنجری بازی کا دوسرا نام متعہ ہے ۔ کہ وہاں بھی یہی بات ہوتی ہے ۔ حالانکہ نکاح میں دائمی اور ابدی رشتہ وابستہ کیا جاتا ہے ۔ جو سنت انبیاء کرام ہے ۔ اس پر شیعہ سنی دونوں متفق ہیں ۔

۳ ۔ متعہ میں اظہار و اشتہار بھی ضروری نہیں ۔ (تہذیب الاحکام باب النکاح)

ف ؛ زنا بھی چوری چھپے کا سودا ہے ۔ نکاح کا رشتہ کھلم کھلا عام برادری، احباب و دوست سب اس عقد میں جمع ہوتے ہیں ۔ تاکہ خوب تشہیر ہو بلکہ دف وغیرہ وغیرہ ہر طرح کی تشہیر ہوتی ہے ۔

۴ ۔ متعہ میں اوّل دام پھر کام ۔ (مصباح المسائل صـ ۲۹۱ ۔ تحفۃ العوام صـ ۲۷۴ ۔ تنبیہ المنکرین حب مع عباسی صـ ۲۵۵ ۔ فروع کافی صـ ۴۴

ف ؛ یہی زنا یا کنجری بازی میں ہوتا ہے ۔ کہ پہلے محبوبہ کنجری کے ہاتھ میں مقرر کردہ دام پھر کام ۔ و نکاح میں مہر معجلاً بھی ہوتی ہے ۔ اور مؤجلاً بھی ۔

۵ ۔ متعہ میں خرچی جتنا چاہو زیادہ یا کم خواہ مٹھی بھر گندم بھی ہو ۔
(حب مع عباسی صـ ۲۵۵ ۔ کافی صـ ۱۹۴ ج ۲ ۔ فروع کافی صـ ۴۳ ج ۲ و صـ ۴۵ ج ۲ ۔ مٹھی بھر کی تفریح)

ف ؛ نکاح میں شرعی مہر کی مقدار کا تعین ضروری ہوتا ہے ۔ اور زنا میں کنجر اور کنجری راضی پھر کیا کرے ملاں قاضی ۔

۶ ۔ جبراً کسی عورت سے زنا کر لیا جائے تو بھی شیعوں کے نزدیک نکاح ہو جاتا ہے ۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک زانی مرد و عورت کو سنگسار کرنا چاہا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تو نکاح ہے ۔ واقعہ یوں ہوا کہ ایک اجنبی مسافر عورت نے کسی سے پانی مانگا ۔ اجنبی مرد نے کہا زنا پر راضی ہو جا تو پانی پلاؤں گا ۔ چنانچہ وہ راضی ہو گئی ۔ تفصیلی واقعہ فروع کافی صـ ج ۳ کتاب الروضہ صـ ۱۴۶ میں ہے ۔

ف ؛ اگرچہ یہ سراسر حضرت علیؓ پر بہتان ہے ۔ ورنہ سلیم الطبع انسان سوچے یہی زنا بالجبر نہیں تو اور کیا ہے ۔

۷ ۔ متعہ لاتعداد عورتوں سے جائز ہے ۔ (ضیاء العابدین صـ ۱۱۲ ۔ کافی صـ ۱۹۱/ج ۲ ۔ حب مع المسائل صـ ۳۳۱ ۔ الروضۃ البہیۃ شرح لمعہ دمشقیہ صـ ۔ جامع عباسی صـ ۲۵۷ فروع کافی صـ ۴۳ ج ۲ ۔ الاستبصار صـ ۱۴۵)

ف ؛ زنا میں یہی ہوتا ہے ۔ کہ ان گنت سے جس طرح چاہے ۔ جیسے چاہے ۔

کیونکہ عربی مقولہ ہے۔ اذافات الحیاء فافعل ماتشاء۔ بے حیا باش دہرچہ خواہی کن۔ اور نکاح میں صرف چار عورتوں تک اجازت ہے۔ بلکہ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسری کسی عورت سے نکاح کی اجازت نہ تھی۔

۸۔ متعہ میں گواہوں کی ضرورت بھی نہیں۔ (جامع عباسی ص۲۵۷۔ فروع کافی ص۲۳ ج ۲۔ الاستبصار ص۴۲۔

ف: یہی زنا ہی تو ہے۔ ورنہ نکاح میں دو گواہوں کا ہونا لازمی اور ضروری ہے۔ اگر متعہ بھی نکاح ہوتا تو اس میں بھی گواہ ہونے لازمی ہوتے لیکن چونکہ یہ زنا ہے۔ اس لیئے زنا کی طرح چوری چھپے۔

۹۔ متعہ میں زن وشوہر کے درمیان حق وراثت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ (مختصر نافع ص۸۶۔ الروضۃ البہیہ۔ ضیاء العابدین ص۹۱۔ جامع عباسی ص۲۵۷ فروع کافی ص۴۴ ج ۲ وص۴۵ وص۴۷ ومصباح المسائل ص۲۴۱۔

۱۰۔ متعہ میں طلاق کا تصور ہی نہیں۔ (جامع عباسی ص۲۵۷۔ الروضۃ البہیہ مختصر نافع ص۸۶۔ رسالہ فقہ ملا باقر مجلسی کتاب الفراق تحفۃ العوام ص۴۸۹ فروع کافی ص۴۳ ج ۲۔

ف: یہی زنا ہے۔ کہ جب مرد اور عورت نے اپنا منہ کالا کیا۔ اس کے بعد متعہ کی طرح فارغ اور نکاح میں اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت رکھی ہے۔ کہ مرد اور عورت دائمی زندگی خوشی خوشی گذار دیں۔ اگر خدانخواستہ آپس میں نہیں گذار سکتے تو طلاق دی جائے۔ اور اس کے تصریحات قرآن مجید میں جا بجا ہیں۔

۱۱۔ متعہ میں عدت کیسی جبکہ طلاق ہی نہیں ۱۰ اسی طرح عورت مرد کے نکاح میں بھی نہیں تو عدت وفات کیسی۔ بہرحال عورت ممتوعہ عورت کی عدت نہیں (کافی ص۹۳ ج ۱۔ فروع کافی ص۲۴ ج ۲۔

ف: یہی بات زنا میں ہے۔ کہ وہاں عدت کیسی اور عدت کا تصور ہی کیوں۔ حالانکہ قرآن مجید نے متعدد مقامات پر عورت کی عدت کے احکام صادر فرمائے ہیں۔

۱۲۔ متعہ میں عورت کو نان ونفقہ نہیں دیا جاتا۔ (ضیاء العابدین ص۲۹۱ جامع عباسی ص۲۵۷

ف: وہی خرچی جو عقد متعہ میں مقرر ہوئی وہی کافی ہے۔ یہی زنا میں ہے۔ کہ کنجری کے کوٹھے پر جاتے وقت جو کچھ خرچی۔ طے ہو گئی وہ دینی پڑے گی۔ اس کے سوا اللہ اللہ خیر سلا۔ حالانکہ نکاح میں نان ونفقہ ضروری اور لازمی ہے جسے قرآن مجید میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں

۱۳۔ ایلاء جامع ص۲۵۷ ۱۴۔ اظہار ص۴۵ ۱۵۔ احصان ۱۶۔ لعان جامع ص۲۵ وغیرہ وغیرہ بھی نکاح کے علامات سے ہیں۔ لیکن متعہ میں تو ایک بھی نہیں بلکہ اس میں صاف اور واضح طور زنا کی علامات پائے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود بھی کوئی متعہ کو جائز سمجھے تو یقین رکھے کہ قیامت میں زانی کو سخت سزا ہو گی۔ اسی طرح متعہ کرنے والے کو۔

۱۷۔ متعہ میں اوقات بڑھانا گھٹانا بھی ہوتا ہے (فروع کافی ص۴۵ ج ۲)

۱۸۔ متعہ کی عورت زانیہ (کنجری) کی طرح ہر شیعہ کا مشترک کھاتہ ہے (فروع کافی ص۴۶ ج ۲)

متعہ کے مسائل

(مسئلہ) شریعت شیعہ میں متعہ ضروری ہے۔ (حق الیقین صفہ ۶۳۰)

(مسئلہ) رنڈی سے بھی بکراہت سے متعہ جائز ہے۔ (ضیاء العابدین صفہ ۱۹۳ و تحفتہ العوام ص مصباح المسائل ص ذخیرۃ المعاد ص وغیرہ)

یاد رہے کہ کراہت جواز پر دلالت کرتی ہے۔ جیسے پیاز و تھوم وغیرہ اگرچہ مکروہ ہیں مگر جائز ہیں۔

(مسئلہ) متعہ میں یہ شرط لگانا بھی جائز ہے کہ دن میں جماع کروں گا یا رات میں۔ ایک دفعہ کروں گا یا دو دفعہ۔ (الروضۃ البھیہ صفہ ۲۸۶ جامع عباسی صفہ ۱۵ ج ۲)

ف :۔ بجا فرمایا جبکہ وہ کرایہ کی شے ہے۔ تو اسے جس طرح چاہو کرو۔ صفہ ۲۶۶

(مسئلہ) بیوی کی بھانجی اور بھتیجی سے بھی با اجازت منکوحہ متعہ جائز ہے۔ تحفتہ العوام

(مسئلہ) بُرا لعت بھی جائز ہے۔ (الاستبصار صفہ ۱۳۳ فروع کافی صفہ ۲۶ ج ۲ مختصر نافع صفہ ۹۶۔ ذخیرہ المعاد صفہ ۱۹۱۔ اور پھر اس میں غسل بھی نہیں فروع کافی صفہ ۲۵ ج ۱ ۔

ف :۔ یہ تو متعہ سے بھی بڑھ گیا۔

(مسئلہ) عورت مملوکہ کی فرج عاریت پہ دینا بھی جائز ہے۔

(ضیاء العابدین صفہ ۱۹۲/۱۹۳ استبصار ص)

(مسئلہ) ماں بہن سے ریشم لپیٹ کر جماع جائز ہے۔ (ذخیرۃ المعاد صفہ ۹۵)

(مسئلہ) یہودی نصرانی و دیگر اہل کتاب سے متعہ جائز ہے۔

تحفتہ العوام ص

اجرت متعہ کم از کم مٹھی بھر گندم یا جو بھی ہو سکتی ہے۔ متعہ کا منکر علی کا دشمن۔ نبی کا دشمن۔ خدا کا دشمن ہے۔ عورت متعہ کرا کر اگر مزدوری واپس کر دے تو اسے ہر درہم کے عوض ۷۰ ہزار شہید لوزمہ کے بہشت میں ملیں گے۔ جتنی عورتوں سے چاہے جماع کرے کافی صفہ ۱۹۱ ایک عورت سے جتنی دفعہ چاہے متعہ کرلے۔

متعہ کے فضائل و ثواب

۱۔ متعہ کرتے وقت جو کلمہ اپنی محبوبہ (ممتوعہ) سے کرے اور ہر مرتبہ جب ہاتھ لگائے تو اسے ہر کلمہ اور دست اندازی کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ اور جب نزدیکی کرتا ہے۔ اس کا گناہ بخشا جاتا ہے۔ اور جب غسل کرتا ہے۔ تو ہر رُوئیں کی گنتی کے برابر اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام سے فرمایا جو تیری امت سے متعہ کرتا ہے تو اس کے گناہ بخش دوں گا۔ ضیاء العابدین

۲۔ حضرت باقر رضی اللہ عنہ دونوں متعہ کرنے والے مرد اور عورت فرمایا کہ جاؤ تم دونوں پر اللہ صلوٰۃ و رحمت بھیجتا ہے۔ (ضیاء العابدین ص)

۳۔ جو شخص ایک بار متعہ کرے اسے امام حسین اور جو دو بار کرے اسے امام حسن اور جو تین بار کرے اسے حضرت علی اور جو چار بار کرے اسے رسول کریم کا درجہ ملتا ہے۔

(منہج الصادقین صفہ ۴۹۲ ج ۱)

ف :۔ پانچویں بار کرنے سے خدا کا درجہ مل جاتا ہو گا۔ لیکن راوی نے قلم روک لیا۔ ممکن ہے تقیہ کے طور نہ لکھا ہو۔ تاکہ راوی جہاں متعہ کے درجات لکھ کر ثواب پا گیا۔ ایسے وہاں تقیہ سے بھی اجر عظیم کا مستحق ہو۔

۴۔ متعہ میں ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑنے سے تمام گناہ انگلیوں کے پوروں سے نکل جاتے ہیں۔ اور غسل جنابت کے پانی کے ایک ایک قطرہ سے اللہ تعالیٰ فرشتے پیدا کرتا ہے۔ جو اس کے لیئے تسبیح و تقدیس کرتے ہیں۔ اس کا ثواب تا قیامت متعہ کرنے والے کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔ (خلاصہ منہج الصادقین صفہ ۲۹۱ ج ۲)

۵ ۔ جو شخص متعہ کے بغیر مر گیا وُہ بروزِ قیامت نکٹا اٹھایا جائے گا۔
(تنبیہ الملحدین صفحہ ۳۵۲)

ف :- اب تو کوئی شیعہ بھی اِس دولتِ عظمیٰ سے محروم نہ رہتا ہوگا۔ کہ کہیں قیامت کے دِن ثواب کی محرومی کے علاوہ ناک کٹ گئی تو پھر کیا عزت رہی۔

۶ ۔ جس نے ایک بار متعہ کیا اِس کا تیسرا حِصّہ جہنم سے آزاد ہوگیا۔ (منہج الصادقین ص۲۹)
واہ واہ کسی نے خوب فرمایا ہے متعہ ٹکٹ ہے جہنم سے آزاد ہونے کی۔ گویا شیعوں کا تین بار متعہ کرنا جہنم سے آزادی کا مکمل کورس ہے۔ چنانچہ حدیث مذکورہ میں ہے کہ جو کوئی تین بار متعہ کرے مکمل طور جہنم سے آزاد کیا جائے گا۔

۷ ۔ جو شخص متعہ کرے عمر میں ایک مرتبہ وُہ اہل بہشت سے ہے۔ (تحفۃ العوام ص۲۶۵)

۸ ۔ عذاب نہ کیا جائے گا وہ مرد اور عورت جو متعہ کرے۔ (تحفۃ العوام ص۲۶۵)

۹ ۔ جو شخص ایک بار متعہ کرے وُہ اللہ تعالیٰ قہار کے غضب سے بچ گیا۔ اور جو دو بار کرے وُہ قیامت کے دِن نیکوکار لوگوں کے ساتھ اُٹھے گا۔ اور جو تین بار کرے وُہ روضۂ جنت میں چین اُڑائے (خلاصۃ المنہج ص۲۹۲ ج ۱)

۱۰ ۔ سلمان فارسی وغیرہ کہتے ہیں کہ ایک روز ہم حضور علیہ السلام کی محفل پاک میں حاضر تھے۔ آپ نے سامعین کو ایک بلیغ خطبہ میں فرمایا کہ اے لوگو! اللہ کی طرف سے ابھی جبریل علیہ السلام میری امت کیلئے بہترین تحفہ لائے ہیں۔ جو میرے سے پہلے کسی پیغمبر کو نصیب نہیں ہوا۔ اور وُہ تحفہ مومنہ عورت (شیعہ) سے متعہ کرنا ہے۔ یاد رکھو یہ متعہ میری سنت ہے۔ میرے زمانہ میں یا میرے وصال کے بعد جو بھی اِس سنت (متعہ) کو قبول کرکے اِس پر عمل کرے گا۔ بلکہ اِس پر مداومت کرے گا

تو وُہ میرا ہے اور میں اِس کا ہوں۔ اور جو اِس کی مخالفت کرے گا۔ تو وُہ خدا تعالیٰ سے مخالفت کرتا ہے۔ اور جو بھی اِس مجلس میں بیٹھنے والوں سے میرے اِس حکم کا انکار کرے گا۔ تو وُہ میرے ساتھ بُغض کرتا ہے۔ فلہٰذا سُن لو کہ میں اِس کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وُہ دوزخی ہے۔ جان لو کہ جو زندگی میں ایک بار متعہ کرے گا۔ تو وُہ اہل بہشت سے ہوگا۔ اور جان لو کہ جو شخص عورت سے متعہ کرنے کے لیئے بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف اِس کے لیے ایک فرشتہ (اسپیشل) نازل ہوگا۔ جو اِن دونوں کی نگہبانی کرے گا۔ یہاں تک کہ وُہ اِس فعل سے فارغ ہو جائیں۔ اِس متعہ کرتے وقت یہ دونوں منہ سے جو کلمہ نکالیں گے۔ اِن کے لیئے تسبیح و ذکر کا ثواب بن جائیگا۔ اور جب یہ دونوں ایک دوسرے سے یک جان ہونگے تو اِن سے زندگی کے تمام گناہ معاف اور جب وُہ ایک دوسرے کو بوسہ دیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اِن کے ہر بوسہ کے عوض حج و عمرہ کا ثواب بخشے گا۔ جب متعہ کے کام میں مصروف ہونگے تو ہر لذت و شہوت کے جھونکے پر اِن کے نامہ عمل میں اَن گنت نیکیاں لکھی جائیں گی۔ ایک نیکی بڑے بلند پہاڑ کے برابر ہوگی۔ جب شہوت بجا کر فراغت پائیں گے تو غسل کی تیاری کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ خوش ہو کر فرشتوں سے فرمائے گا۔ کہ دیکھو میرے اِن دونوں بندوں کو اب وُہ لذت بجھا کر اٹھے ہیں۔ اور نہانے کا انتظام کر رہے ہیں۔ اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ میں نے اِن دونوں کو بخش دیا ہے۔ جان لو کہ اِن کے بدن پر غسل کا پانی اِن کے جس بال سے گذرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ ہر بال کے بدلے میں اِن کے نامہ عمال میں دس نیکیاں لکھے گا۔ اور دس گنا معاف فرمائے گا۔ اور دس مرتبے بلند فرمائے گا۔ یہ تقریر سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر عرض کی یا رسول اللہ!

اِس شخص کا ثواب بھی بیان فرمایئے جو متعہ کے رواج دینے میں جد و جہد کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اتنا ثواب ملے گا جیسے اِن دونوں متعہ کرنے والوں کو ثواب ملا ہے۔ . . . .

یعنی اِس کو دوہرہ ثواب نصیب ہوگا۔ پھر حضور نے فرمایا اے علی متعہ کرنے والے مرد اور عورت جب غسل سے فارغ ہوتے ہیں تو اِن کے غسل کے پانی کے ایک ایک قطرہ سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر وہ قیامت تک اِسی متعہ کرنے والے مرد اور عورت کے لیئے تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ اے علی! جو شخص متعہ سے محروم رہے گا۔ وہ نہ میرا ہے اور تیرا۔

(خلاصۃ المنہج صہ ۲۹۲ ج ۱)

غور کیجئے! متعہ شیعہ کو ایسا تحفہ نصیب ہوا کہ جو نہ سابقہ امتوں کے کسی کو نصیب ہوا۔ اور نہ ہی شیعوں کے سوا کسی دُوسرے فرقہ کو ملا۔ اور نہ ملنے کا امکان ہے۔ اور ثواب کا حساب ہی کیا کہ لاکھوں سال کی بہت بڑی عبادت متعہ کے صرف ایک بوسہ کی عبادت کا مقابلہ نہ کر سکے۔ متعہ میں متاعی عورت سے حساب چکانے سے لیکر تا فراغت نامعلوم کتنا انوار و تجلیات سے نوازہ جاتا ہے۔ بلکہ متعہ سے فراغت پانے کے بعد جب بیچارے متعہ کرنے والے عورت و مرد اپنی طاقت کا سرمایہ کھو بیٹھتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں دیکھ کر فرشتوں کی جماعت کے سامنے اِن کے اِس جہاد کی تعریف کرتا ہے۔ طرفہ یہ کہ متعہ کرنے سے کروڑوں فرشتے پیدا ہوتے ہیں۔ گویا متعہ نوری جماعت کے ایجاد کی فیکٹری۔ کن کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اتنا فرشتے نہیں بنائے ہوں گے۔ جتنا متعہ کی فیکٹری سے

شیعوں کے گھروں میں بنتے ہیں (لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العلیم) متعہ کے برکات بیان کرنے کیلئے نہ زبان کو طاقت ہے۔ اور نہ ہی قلم کو ہمت۔

متعہ سے محروم ہونے والے کی سزا

یہ نہ سمجھنا کہ شیعوں کے نزدیک متعہ کوئی ایسا ویسا عمل ہے۔ بلکہ اتنا ضروری ہے کہ نہ کرنے والے کو سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔ چنانچہ چند احادیث شیعہ مذکورہ ہو چکی ہیں اور سن لیجئے۔

۱۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ وہ ہماری جماعت سے خارج ہے۔ جو متعہ کو حلال نہیں سمجھتا۔ (خلاصۃ المنہج صہ ۲۹۱)

۲۔ ایک شخص نے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ میں نے قسم کھائی تھی کہ متعہ نہیں کروں گا۔ اب پریشان ہوں کہ کیا کروں۔ آپ ناراض ہو کر فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے روگردانی کی قسم کھائی ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کی روگردانی کرتا ہے۔ تو وُہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہوتا ہے۔ مصنف خلاصۃ المنہج صہ ۲۹۱، اِس روایت کر کے لکھتا ہے کہ

بنا بریں روایت ہر کہ متعہ نکند دشمن خدا تعالیٰ باشد۔ ‖ یعنی اِس روایت سے معلوم ہوا کہ جو متعہ نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔

اِس کے اہلسنت یعنی منکرین متعہ کو زجر و توبیخ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ پس آیا حال منکرین ارچہ باشد " یعنی جب متعہ کا قائل ہو کر بھی متعہ نہیں کرتا تو

وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔ تو پھر اس غریب مسلمان پر کتنا غضب خداوند ہوگا۔ جو متعہ کا منکر ہے۔

۳۔ حضور علیہ السلام سے یہ صحیح روایت منقول ہے۔ اپنے صحابہ سے فرمایا کہ ابھی میرے ہاں جبریل علیہ السلام تشریف لائے ہیں۔ اور فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ آپؐ کو سلام کے بعد فرماتا ہے۔ کہ آپ اپنی امت سے فرما دیجئے کہ وہ متعہ کریں۔ اس لیئے کہ متعہ نیک لوگوں کی سنت ہے۔ ورنہ سن لیجئے آپ کا جو امتی قیامت کے دن میرے ہاں حاضر ہوگا۔ اور اس نے متعہ نہ کیا ہوگا۔ تو اس کی تمام نیکیاں چھین لی جایئں گی۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سن لے مومن شیعہ جب ایک درہم (چار آنہ) متعہ میں خرچ کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں دوسری نیکیوں میں ہزار درہم کے خرچ سے یہی خرچ بہتر و اعلیٰ ہے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سن لیجئے کہ بہشت میں چند مخصوص حور عین بیٹھی ہیں۔ جو صرف متعہ کرنے والوں کو نصیب ہونگی۔ ان میں باقی کسی کو دیکھنے تک بھی نہ دیا جائے گا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی متعہ کی بات چیت کسی عورت سے طے کرتا ہے۔ اس کی شان اتنا بلند ہو جاتی ہے کہ وہیں پر ہی اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی وہ متاعی عورت بھی بخشی جاتی ہے۔ بلکہ ہاتف غیبی اسے ندا دیتا ہؤا مبارک باد پیش کرتا ہے۔ کہ اے مرد قلندر شاد باش تیرے تمام گناہ بخشے گئے۔ اور نیکیاں اتنا دی گیئں کہ تو گننے سے عاجز آجائے گا۔ اور وہ عورت جو حساب متعہ طے کر کے معاف کر دیتی ہے۔ تو اس کی کمائی ٹھکانے لگ گئی اس لیئے کہ اس کی ہر چونی پر قیامت میں اسے چالیس ہزار نور کے شہر ملیں گے۔ (گویا بہشت میں وہ ملکہ الزبتھ کا عہدہ

سنبھالے گی) اور ہر چونی کے بدلے دنیا و آخرت میں ستر ہزار مرادیں پوری کی جائیں گی۔ (پھر تو متعہ کے سودے بازی سے شیعہ عورتیں قابل رشک ہیں۔ کہ حج پڑھنے پر بھی اتنا مرادیں نہ پا سکی جو متعہ کی خرچی معاف کرنے پر پالی) اور ہر چونی کے عوض اس کی قبر پر نور ہوگا۔ (یعنی مرنے کے بعد قبر نور علیٰ نور ہو جائے گی۔ متعہ پاک کے صدقے شیعہ عورت کا بیڑا پار ہی پار) اور ہر چونی پر قیامت میں اس عورت کو ستر ہزار بہشتی اور نورانی پوشاک پہنائی جاتے گی۔ (باقی اور کیا چاہیے شیعہ عورت تو بڑی خوش قسمت ہے۔ کہ چار آنے پر اس عورت کیلئے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو حکم فرمائے گا۔ کہ اسی عورت کے لیئے دعاء مغفرت کریں۔ (کذا فی خلاصۃ المنہج ص ۲۹۳)

ف: میرے خیال میں یہ وہ فرشتے ہوں گے جو متعہ سے پیدا ہونے والے ہوئے۔ اس لیئے پاک بی بی کی مغفرت کے لیئے بھی ایسے ہی پاک فرشتے چاہیے۔

بہر حال متعہ شیعہ کے لیئے ایک مقدس اور بلند مرتبہ عمل ہے۔ اور سچ پوچھو تو اسی پاک عمل کی برکت ہے۔ کہ جس سے شیعہ مذہب ترقی کرتا ہے۔ اور اس میں داخل وہی لوگ ہوتے ہیں جن پر شہوت کا بھوت سوار ہو۔ آزمانا ہو تو عاشورہ کے دنوں میں خوش منظر ملاحظہ ہوں (فرمائیں) متعہ پر فقیر نے مستقل ایک کتاب لکھی ہے بنام (کشف القناع عن المتعۃ والاستمتاع)۔ المعروف بہ متعہ یا زنا جو شائع ہو چکی ہے۔

تبرّا کا لغوی اور اصطلاحی معنے

۱۔ غیاث اللغات (اردو) ص۹۴ میں ہے۔ کہ تبرا بروزن تمنا بمعنے بیزاری اور اصطلاح شریعت شیعہ میں، اصحابہ ثلاثہ ابوبکر، عمر، عثمان، ودیگر تمام جلیل القدر (سوائے چند صحابیوں) صحابہ کرام وازواج مطہرات سیدالانام اور وہ اولیاء عظام وجملہ صلحاء امت جوان سے عقیدت کا اظہار کرے) کو گالی گلوچ بکنا بلکہ ان کو لعنتی کہنا۔ جتنا غلیظ سے غلیظ بکواس ہو ان کے حق میں کہنا۔

تبرا شیعہ سنت میں واجب ہے۔

اور یہ مذموم ومردود وعند الشیعہ سنت شریعت میں نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے۔ چنانچہ حق الیقین میں ہے۔ کہ۔

"بعضے امور ہست کہ نزد شیعہ امامیہ ضروری است ونزد سائر مسلمانان ضروری نیست مثل امامت ... وجوب بیزاری از ابوبکر وعمر وعثمان ومعاویہ وطعن ولعنت بر طلحہ وزبیر وعائشہ، بعض امور شیعہ امامیہ کے نزدیک ضروریات دین سے ہیں جو باقی مسلمانوں کے لیئے ضروری نہیں۔ مثلاً امامت حضرت ابوبکر وعمر وعثمان و معاویہ سے بیزاری۔ اور طلحہ، زبیر وعائشہ پر لعنت کرنا۔

(ہر نماز کے بعد تبرّا سنت ہے)

ملا محمد تقی رافضی شیعہ نے حدیقۃ المتقین ص۱۴۴ پر لکھا ہے۔ کہ "ہر نماز کے بعد خلفاء ثلاثہ یعنی (ابوبکر وعمر وعثمان) اور حضرت عائشہ پر لعنت بھیجنا سنت ہے۔ اور نماز

کی قبولیت اور تکمیل اس کے بغیر نہیں۔" اور عین الحیوۃ ملا باقر مجلسی ص۵۶ پر ہے

"بسند معتبر منقول است کہ حضرت امام جعفر صادق از جائے نماز خود برنمی خاستند تا چہار ملعون وچہار ملعونہ را لعنت نمی کردپس باید بعد ہر نماز بگوید" اللھم العن ابابکر وعمر عثمان ومعاویۃ وعائشۃ وحفصۃ وھندو ام الحکم۔

"یعنی معتبر سند منقول ہے۔ نماز سے فارغ ہو کر جب تک ان آٹھ حضرات کو لعنت نہ بھیجتے جاء نماز سے نہیں اٹھتے وہ آٹھ یہ ہیں۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان معاویہ عائشہ۔ حفصہ۔ ہند۔ ام الحکم (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

کلید مناظرہ سے چند حوالہ جات دکھا کر حاضرین مجلس کو سنائے وہ یہ ہیں۔

۱۔ صحابہ ثلاثہ۔ (صدیق۔ عمر۔ عثمان رضی اللہ عنہم) کو بدترین مخلوق سمجھا جائے ص۲۶۱

۲۔ اعدائے اہلبیت (صحابہ ثلاثہ مذکورین وغیرہم) پر تبرا اور لعنت کرنا ہمیں انہی درجات عالیہ کا مستحق بنا دیتا ہے۔ جن کے حضرت سلمان فارسی، حضرت مقداد، حضرت ابوذر غفاری، حضرت عباس وغیرہ شرعاً حقدار ہوئے (ص۵۱۸)

۳۔ شیخ عبدالقادر جیلانی (محبوب سبحانی قدس سرہ) بت پرست اور یہودیوں کا چوہدری تھا۔ (ص۴۱۷)

۴۔ شیخ عبدالقادر جیلانی (محبوب سبحانی قدس سرہ) سید نہ تھا (ص۱۱۴)

۵۔ امام بخاری (قدس سرہ) کو خدا اور رسول کا دشمن نہ کہنا عین کفر ہے (ص۵۶)

۶۔ ایسے (صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) جاہل شخص کو نائب رسول کہنا سنی لوگوں کا حصہ ہے۔ (کلید ۱۲۶)

تبرّا کے متعلق مختلف تصریحات

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر تبرا۔

۱ ۔ اِن کا (ابوبکر صدیق رضی اللہ) کا باپ ابوقحافہ آنحضرت کے عہد رسالت میں زندہ رہا۔ لیکن تا دیر آخر مسلمان نہ ہوا (کلید مناظرہ ص ۱۱۷)

(تنقید) یہ سراسر جھوٹ کہا اِسلئے کہ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے زمانہ اقدس میں ہی مسلمان ہوگئے تھے۔ چنانچہ علامہ شہاب الدین خفاجی حضرت ملا علی قاری رحمہما اللہ نے شرح شفا ص ۳۵۲ ج ۳ میں اِن کے اِسلام کے قصہ اور واقعہ کو تفصیل سے لکھا ہے۔

۲ ۔ ابوبکر کا اور شیطان کا ایمان مساوی ہے۔ (معاذ اللہ) کلید مناظرہ ص ۱۱۷)

۳ ۔ ابوبکر کا ایمان راسخ نہ تھا۔ (کلید ص ۱۳۲)

۴ ۔ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) بزدل ہونے کے علاوہ احمق بھی تھا۔ (معاذ اللہ کلید ص ۱۳۱)

۵ ۔ عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت پاخانہ میں ملی (کلید ص ۱۸۹)

۶ ۔ عمر (رضی اللہ عنہ) نے شراب مرتے دم تک ترک نہ کی۔ (کلید مناظرہ ص ۱۴۶)

۷ ۔ عمر (رضی اللہ عنہ) تمام عمر کھڑے کھڑے پیشاب کرتا رہا۔ (ص ۱۴۶)

۸ ۔ عمر (رضی اللہ عنہ) بحالت روزہ جماع کر لیا کرتا تھا۔ (کلید ص ۱۴۶)

۹ ۔ عمر (رضی اللہ عنہ) بحالت جنب نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔ کلید ص ۱۴۶)

۱۰ ۔ خالد بن ولید کو مالک بن نویرہ کی عورت کا عشق اور لالچ دامن گیر تھا۔ (کلید مناظرہ ص ۱۷۸)

تبرا مجموعی طور پر

۱ ۔ اصحاب ثلثہ (صدیق ۔ فاروق ۔ عثمان غنی رضی اللہ عنہم) بت پرست تھے۔ ص ۱۴۶

۱ ۔ سیدنا ابوبکر، عمر و عثمان غنی وغیرہ کو منافق ۔ دوزخی ۔ کافر، مشرک وغیرہ کہتے اور لکھتے ہیں۔ دیکھئے شیعہ کا معتبر مترجم قرآن مقبول ۔ صفحات

۴	۳۶	۱۱۹	۲۲۷	۴۴۶
۲۲	۵۲	۲۲۵	۵۱۲	۵۲۱

۳ ۔ ثلاثہ (صدیق و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم) صدق و صفا سے قطعاً عاری تھے ص ۱۴۶

تنقید :۔ یہ بھی غالی اور متعصب شیعہ کی بڑ ہے۔ ورنہ سیدنا صدیق کی صداقت اور دوسرے یاروں کی صدق و صفائی پر قرآن کے علاوہ شیعہ مذہب کے اسلاف بھی قائل ہیں۔

تمام صحابہ مرتد بے دین اور گمراہ تھے

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت اپنے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ چھوڑے (بعض شیعہ کہتے ہیں) کہ چند معدود صحابہ کے سوا باقی مرتد اور گمراہ ہوگئے۔ چنانچہ ملاحظہ ہوں۔

فروع کافی کتاب الروضہ ص ۱۱۵ میں ہے۔ کہ ابوجعفر نے فرمایا۔ کان الناس اھل ردۃ بعد النبی الاثلثۃ: المقداد ۔ ابوذر ۔ سلمان ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سوائے تین افراد کے سب مرتد ہوگئے۔ مقداد ۔ ابوذر ۔ سلمان

صرف یہی تین مسلمان رہ گئے تھے۔

حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ یعنی بغداد والے پیران پیر کو شیعہ سید نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں۔ کہ وہ یعنی سیدنا عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی قدس سرہ یہودیوں کا دلال تھا۔ (معاذاللہ) اِن کے علاوہ حضرت امام اعظم اور امام بخاری اور امام غزالی وغیرہ وغیرہ کو بہت غلیظ گالی دیتے ہیں۔

کیا عرض کیا جائے نہایت ہی گندا اور غلیظ مذہب ہے۔ اتنا کافی ہے۔ اگر موقعہ ملا تو انشاء اللہ تعالیٰ کسی موقع پر اِس سے مزید عرض کروں گا۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین فصلی اللہ علی حبیبہ سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ۔